رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو تیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کا سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
پروپرائٹر
قاری عزیز احمد

فاروق

یہ پرچہ خلافت احمدیہ کے سلسلہ عالیہ کا ترجمان ہے

خریداران و مراسلان صاحبان جملہ امور اخبار کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب لکھا کریں

وام خریدہ سالانہ غیر ممالک صہ ۱۰ روپیہ عہ سالانہ پیشگی ادا کرنے کے چار روپیہ ہے

جلد ۳ - فروری سنہ ۱۹۱۶ء مطابق ۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۴ھ از قادیان دارالامان

نمبر ۱۷

احمدیہ جماعت کے عقاید

۱۔ اللہ تعالےٰ ایک ہے۔ کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اس کے اسماء یا اسکی عبادت میں اس کا شریک ہے نہ شریک ہو سکتا ہے۔ ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ ۳۔ خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے ان پر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵۔ الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے۔ اور کھلا رہیگا خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ جیسا وہ پہلے بولتا تھا۔ اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور کرتا رہے گا۔ ۶۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہے۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں۔ اور ہمارا یقین ہے کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع ہوں گے۔ ۸۔ ہمارا یقین ہے کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہے۔ اور جس کا نام آنحضرت صلے اللہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں۔ اور آپکے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں۔ اور آنحضرت صلعم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں۔ اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپ کی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہے۔ مومن بھی نہیں ہو سکتا۔ پس ہم ان بات کے ہرگز قائل نہیں کہ اس امت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی امت کی خود اصلاح کر سکیں۔ اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں۔ پس کیا ضرورت ہے جو دوسرے نبی کو مردے کیطرح بلایا جائے لہذا ہمارا یقین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہے۔ اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آیا۔ جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پایا ہو۔ نہ نیا نہ پرانا۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کہہ کر یاد فرمایا ہے۔ جس کے مطابق ہمارا ایمان ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص (مسیح موعود) اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہے۔ ۱۰۔ ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل قرآن کریم کے مطابق آیات اللہ ہے اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کے لئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہے۔ جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ مثیل موسیٰ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے افضل اور مثیل مسیح یعنی مسیح موعود سے افضل ہے۔ ۱۲۔ مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہے۔ جو دوسرے انبیاء کے انکار کا۔

ہدایات

۱۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہے۔ ۲۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳۔ غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴۔ خلیفۂ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵۔ ضروریات سلسلہ کے لئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶۔ سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے سنانے میں کوشاں رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا فرض اعلیٰ خیال کروں گا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے ان میں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ۔ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ ۳ بار۔ اے میرے رب۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ تو میرے گناہ بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

اور بعد ازاں دعا کرتے ہیں۔

تخت گاہِ خلافت

ایوانِ خلافت

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کو اس ہفتہ نزلہ اور کھانسی کی شکایت رہی۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس وجود مسعود محمود و محسود کو اپنی حفاظت میں رکھے اور صحت کامل بخشے۔ آمین۔

خاندان رسالت

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمن و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیریت ہیں۔

خلافت اولیٰ

کے سب ممبر خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

عالیجناب نواب صاحب

جناب خانصاحب محمد علیخان صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ اس ہفتہ بہت علیل رہے۔ گو اب بفضلہ تعالیٰ بیماری سے دن بدن افاقہ ہے۔ مگر تاحال صحت کلی نہیں ہوئی۔ جملہ ناظرین نواب صاحب قبلہ کی صحت کامل کیلئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کو صحت و تندرستی عطا فرماوے۔ اور ہر ایک بیماری سے بچاوے۔ آمین۔

میر صاحب قبلہ

آج کل دور الضعفاء میں ایک مسجد بچہ تیار کرا رہے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے عنقریب مکمل ہو کر ہمارے نانا جان کے لئے جنت الفردوس میں وسعت قصر کا موجب ہوگی۔ یہ جوان ہمت پیر قابل رشک کام کرتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اس کے ان کاموں کا اجر نہیں دیسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ خداوند کریم ان کی عمر و ہمت و صحت و ایمان میں بیشمار ترقی کرے۔ اور تا بدیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین

میر محمد اسحاق صاحب

اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب بحکم خلیفۂ وقت تبلیغ سلسلہ کے لئے صوبہ سرحد کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان مجاہدین سلسلہ کو مظفر و منصور اور مع الخیر واپس لائے۔ آمین۔

موسم

اس ہفتہ ہر روز آسمان ابر آلود رہا۔ لیکن بارش نہیں ہوئی۔ معمولی نقاط ہوا جس سے سردی میں اضافہ ہو گیا۔ مگر گرانی اشیاء میں ترقی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے آمین

دار الفضل

جو زمین حضرت خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ نے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کے واسطے اپنی ذاتی ملکیت سے فروخت کی تھی۔ اور احباب نے مکانات بنانے کے لئے خریدی تھی۔ وہ زمین دار العلوم کے سامنے جانب شرقی برلب سڑک واقع ہے۔ وہاں پر کئی مکان تعمیر ہو چکے اور باقی بہت جلد ہونیوالے ہیں حضور نے اس نو آبادی کا نام دار الفضل رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محلہ پر اپنے فضل و کرم کی بارشیں برساوے۔ آمین۔

انگریزی ترجمہ قرآن

کی اشاعت فضل الٰہی سے عروج پر ہے غیر مسلم غیر احمدی شائقین کی درخواستیں خریداری آ رہی ہیں۔ پسندیدگی ترجمہ کی اطلاعیں تحریری موصول ہو رہی ہیں۔ جسقدر جلدیں مفتی صاحب سلمہ جلسہ کے موقع پر لائے تھے۔ وہ سب ہدیہ ہو چکیں۔ مگر درخواستیں اس کثرت سے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے دو تاریں مطبع کو دیگئیں۔ کہ جسقدر جلدیں تیار ہوں وہ بھیجدی جاویں۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے جسکا مستحق ایک فرد حضرت فضل عمر ہی تھا۔ کہ جس نے چند ماہ کے اندر اندر جدید اہتمام سے پہلا پارہ انگریزی ترجمہ کا ایسے اعلیٰ پیمانہ پر نہایت شاندار ہزار ہا روپیہ کی لاگت سے تیار کرا چھپوا کر شائع کر دیا جسکی نظیر آج دنیا میں نہیں ملتی ہے۔ پھر کتنی بڑی بات ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی چندہ کسی سے نہیں لیا۔ امیر المومنین خلیفۂ ثانی اور خاندان رسالت نے اپنی زمین اور زیور تک اشاعت و خدمت قرآن مجید کے لئے فروخت کر ڈالے۔ ادھر یہ حالت اور یہ فضل اور اُدھر غاصب مترجمہ کی ناکامی زبان حال سے پکار رہی ہے۔ کہ گو میں نے احمدیہ قوم کے ہزار ہا روپیہ ہضم کر کے اور پانچ چھ سال کی مہلت پا کر اور دو ہزار روپیہ کی کتابیں اسی بہانہ سے قوم کی اُڑا کر بھی جو ترجمہ کیا تھا۔ اس کا ایک پارہ چھوڑ پارہ کے ربع بھی چھاپ کر لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے قابل نہیں ہوا۔ حالانکہ ترجمہ دوسروں کے روپیہ سے کیا۔ اور اس کے چھپوانے کے لئے ایسے ایسے حیلوں سے ان لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ جن کے ایک پیسہ لینے کے بھی مسیح موعود اور اس کا خلیفۂ اوّل علیہما السلام روادار نہ تھے۔ اس ذلت کے قبول کرنے پر بھی ترجمہ شائع نہ ہوا۔ عبرت!

اکمل آف گویلکی

اپنے وطن مالوف سے بخیریت دار الامان واپس آ گئے۔ آپکے اہل و عیال بیمار ہیں اُن کی صحت کے لئے دعا کیجاوے۔

نور میں رپورٹ جلسہ

یہ امر میرے لئے بہت خوشی کا ہے کہ معزز لوکل ہمعصر ایڈیٹر نور نے فاروق کی رپورٹ جلسہ سالانہ کو اپنے ناظرین کی خاطر ۱۔ جنوری کے پرچہ میں نقل کیا ہے۔ مگر ایک فروگذاشت یہ ہوئی کہ فاروق کا حوالہ نور میں درج کرنے سے رہ گیا جس کی تلافی امید ہے۔ کہ میرا مہربان ہمسایہ و ہم پیشہ و ہم جماعت ایڈیٹر نور آئندہ اشاعت میں کر دے گا۔ کیونکہ شان ایڈیٹری پر اس سے الزام آنے کا احتمال ہے۔ جو شفقم ایڈیٹر نور کے شایان شان نہیں۔

سلسلہ کی خبریں

ضرورتِ نکاح

محمد حسین صاحب احمدی گہڑیسا ضلع ہوشیارپور اپنے چھوٹے بھائی کے لئے جو احمدی ہے اور عمر ۲۷ سال تنخواہ ۳۰ تا ۳۵ روپیہ ماہوار کی آمدنی۔ اپنے کام میں خوب ہوشیار ہے۔ والدین بفضل الٰہی موجود ہیں۔ ہر طرح سے خدا کا فضل و کرم ہے۔ لوہاروں۔ نجاروں میں رشتے کے خواہاں ہیں ورنہ کسی اور شریف قوم میں بھی جو احمدی ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق خط و کتابت ایڈیٹر فاروق کی معرفت ہونی چاہیئے۔ درخواست کے ساتھ ۴ ٹکٹ بھیجیں۔

ڈیرہ غازی خان

میں پیام پارٹی کے اسسٹنٹ امیر مولوی عزیز بخش صاحب برادر مولوی محمد علی صاحب منکر نبوت احمدیہ جو ضلع مذکور میں دفتر فارسی کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ آجکل غیر احمدیوں کو سلسلہ عالیہ حقہ کے خلاف النبوۃ فی الاسلام جیسی نامعقول کتاب کے بھروسے بھڑکا رہے ہیں۔ کہ دیکھو قادیانی مرزا صاحب کو مستقل نبی مانتے اور خاتم النبیین کا انکار کرتے ہیں۔ اور یہ لیکچر تعطیل کے دن جبکہ کچہری کے کام سے فراغت ہوتی ہے۔ آپ ہفتہ وار دیتے اور یصدون عن سبیل اللہ کی ڈیوٹی مقدور بھر بجا لاتے ہیں۔ افسوس۔ مگر ساتھ ہی ان کے زہریلے اثر کا تریاق وہاں کی مخلص جماعت کے ممبر پیش کر دیتے ہیں۔ جس سے ان کا سارا کھیت بیج ناس ہو جاتا ہے۔ اور کوئی سبزی پیدا نہیں ہوتی۔ فللہ الحمد۔

درخواست ہائے دعا

منشی محمد عبداللہ خانصاحب ڈیرہ غازی خان احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور دینی کمزوریوں سے نجات دے۔ عبدالکریم صاحب سب اوورسیر درگانوالی عرصہ چار ماہ سے بیکار ہیں۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بر سر روزگار کرے۔ ڈاکٹر احمد خان صاحب بیاور کے لئے دعائے ترقی دارین۔ کیونکہ وہ تبلیغ سلسلہ میں خدا کے فضل سے بہت کوشش کرتے اور وقت صرف فرماتے ہیں۔ سلسلہ کے مخلص مستری قادر بخش صاحب انجینئر برف خانہ دہلی کا فرزند اکبر بہت عرصہ سے بعارضہ مرگی مبتلا ہے۔ مستری صاحب موصوف نے صدہا روپیہ اس کے علاج پر صرف کیا۔ مگر صحت کی کوئی صورت نہیں ہوئی۔ اس لئے احباب سلسلہ درد دل سے اس عزیز کے لئے دعا فرماویں۔ کہ بطفیل حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ اس کو صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین۔ کرمی چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹی و مولوی محمد فیض الدین صاحب امام مسجد کلاں احمدیاں سیالکوٹی کی اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں احباب سے بار ہا درخواست دعا کیگئی ہے۔ پھر یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ ہر دو احباب کے لئے صحت کے لئے دعا فرماویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ ۳۔ فروری ۱۹۱۶ء

اَلنُّبُوَّۃُ فِی الْاِسْلَام پر ریویو!

(نمبر ۳)

مولوی محمد علی صاحب کے ایک سوال کا جواب

(از سدھی پنجاب)

مولوی محمد علی کی سخن فہمی

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۲۳۰ سے لیکر صفحہ ۲۶۶ تک اس امر پر بحث کی ہے کہ کثرت مکالمہ ومخاطبہ وکثرت اظہار امور غیبیہ کی شرط جو نبی کہلانے کے لئے مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں ضروری قرار دی ہے۔ وہ کثرت ساری امت کے اولیاء کو حاصل ہے۔ اور طرفہ تر بات یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنی تائید میں مسیح موعود کی کتب سے بعض حوالہ بھی پیش کئے ہیں۔ اور پھر اس تمام بحث کو حضرت خلیفۂ ثانی سیدنا فضل عمرؓ کی کتاب **حقیقۃ النبوت** کا کافی اور سارا جواب قرار دیا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ امر جس پر مولوی صاحب کی ساری عمارت کی بنیاد کھڑی کی گئی ہے اُس کو حضرت مسیح موعودؑ کے کلام معجز نما سے گرا کر خاک میں ملایا جاوے۔ اور ان رسّی کے سانپوں کو موسیٰ دکھلایا جاوے۔

سب سے پہلے میں مولوی صاحب کی اس عبارت کو پیش کرتا ہوں۔ جس پر انھوں نے اپنے سارے دعوے کی بنیاد قایم کی ہے۔ چنانچہ وہ حسب ذیل ہے:۔

مولوی محمد علی کا انوکھا استدلال

"یہی مذہب (یعنی کثرت مکالمہ ومخاطبہ وکثرت اظہار امور غیبیہ سب اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا رہا ہے۔) بعینہٖ حقیقۃ الوحی میں موجود ہے۔ حقیقۃ الوحی کے شروع میں اس امت میں مکالمہ پانے والوں کی تین قسم پر تقسیم کی ہے۔ × × × × × × اب میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ ان تین اقسام میں سے اولیاء اللہ اور بالخصوص مجددین کو کس قسم میں رکھیں۔ × × × × اگر اولیاء امت اور بالخصوص مجددین کو تیسری قسم میں داخل کرتے ہو۔ جو حق ہے۔ اور جس میں مسیح موعود اپنے آپ کو بھی داخل کرتے ہیں۔ تو پھر اس بات کا فیصلہ کرو × × × کیا وہ لوگ باوجود کامل طور پر مکالمہ ومخاطبہ پانے کے قلیل مکالمہ ومخاطبہ پاتے تھے۔ یا کثیر۔ اگر قلیل پاتے تھے۔ تو مسیح موعود بھی اسی میں داخل ہے۔ اگر کثیر پاتے تھے۔ تو مکالمہ ومخاطبہ کی کثرت باقی نہ رہی۔ × × یا تو اولیاء امت اور مجددین کو کثیر حصہ مکالمہ ومخاطبہ کا ملا۔ اور یا مسیح موعودؑ کو بھی نہیں ملا۔"

صفحہ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔

مولوی محمد علی نے پہاڑ کھود کر ایک مردہ چوہا نکالا

انا للہ وانا الیہ راجعون اگر یہی مولوی صاحب کا طریق استدلال ہے تو پھر آج بھی خیر نہیں۔ اور کل بھی نہیں میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا محض لوگوں کو دھوکا دینے کی غرض سے اسقدر موٹی کتاب آپ نے لکھی ہے۔ یا اس کا کوئی فائدہ بھی ہے۔ دعوےٰ تو اسقدر کہ اس سے حضرت میاں صاحبؓ کی ساری کتاب حقیقۃ النبوۃ کا جواب محقق ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر دیکھا جاوے۔ تو یہی مثال صادق آتی ہے کہ پہاڑ کو کھود کھود کر آخر نکلا۔ تو کیا نکلا۔ ایک مردہ چوہا۔ اسقدر لمبی چوڑی بحث کا آخر نتیجہ نکلا تو کیا نکلا۔ یہ کہ چونکہ مسیح موعود نے اپنے آپ کو تیسری قسم میں داخل کیا ہے۔ اس لئے جو حال مسیح موعود کا ہے۔ وہی دوسروں کا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ مولوی صاحب کو عداوتِ محمودؓ نے کسقدر حق سے دور پھینکدیا ہے۔ کہ بات بات میں جان بوجھ کر ٹھوکر کھاتے ہیں یا دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ میں یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ مولوی صاحب کو یہ بھی علم نہ رہا ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء۔ صدیق۔ شہید صالح چاروں قسم کے لوگوں کو ایک ہی گروہ منعم علیہم میں داخل کیا ہے۔ پھر یہ کسقدر حق سے خروج ہے۔ کہ باوجود اسبات کے جاننے کے کہ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح ایک ہی گروہ میں داخل ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ قبول فیوض الٰہیہ کے اعتبار سے برابر نہیں۔ یہ کہا جاوے۔ کہ مسیح موعود چونکہ قسم سویم میں داخل ہیں۔ لہٰذا وہ دوسرے اولیاء مجددین کی طرح ہیں۔ اسبات کا علاج درحقیقت ہمارے پاس کوئی نہیں۔ کہ مولوی صاحب کو اسقدر بھی علم نہیں۔ کہ ایک ادنےٰ سے ادنےٰ صالح سے لیکر ایک اعلیٰ نبی خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء تک سب کے سب منعم علیہم ہونے کی وجہ سے ایک ہی گروہ میں داخل ہیں لیکن باوجود ایک ہی گروہ میں داخل ہونے کے وہ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ فقد فضلنا بعض النبیین علی بعض

حکم عدل کا فیصلہ مولوی محمد علی کے خلاف

پس جسطرح مولوی صاحب کی عقل اسبات پر تسلی پکڑتی ہے کہ ایک ادنےٰ سے ادنےٰ صالح کو بھی منعم علیہم ہونے کی وجہ سے اس گروہ میں شمار کرنے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا جس میں ایک اعلیٰ سے اعلیٰ نبی داخل ہے۔ اسی طرح مولوی صاحب کی عقل کو اسبات پر بھی تسلی پکڑنی چاہیئے۔ کہ ایک ادنےٰ سے ادنےٰ ولی بھی جسکو حسب استعداد خدا سے کامل تعلق اور کامل مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل ہے باوجود قسم سویم میں داخل ہونے کی وجہ سے بھی قبول فیوض الٰہیہ میں مسیح موعود کے برابر نہیں ہو سکتا۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ مکالمہ ومخاطبہ کے شرف رکھنے کے اعتبار سے ایک ادنےٰ سے ادنےٰ ولی بھی قسم سویم میں داخل ہے۔ اور ایک اعلیٰ سے اعلیٰ محدث۔ مجدد اور نبی بھی۔ لیکن پھر بھی وہ سب کے سب نبی نہیں۔ اور نہ ہی سب کے سب ولی۔" اور چونکہ حکم کثرت مقدار اور کمال صفائی انوار پر ہوتا ہے" تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۰۔ اس لئے ہم قسم سویم میں داخل ہونیوالوں پر ایک ہی حکم نہیں لگا سکتے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض ان میں سے ایسے ہوں۔ کہ قسم سویم میں تو داخل ہوں۔ لیکن مامور نہ ہوں۔ جیسے کہ ہزارہا اولیاء امت کے لوگ۔ لیکن تاہم ہم ان کو غیر مامور ہونے کی وجہ سے قسم سویم سے علیحدہ تصور نہیں کر سکتے۔ اور قسم دویم کا مصداق یقین نہیں کر سکتے۔ کیونکہ قسم دویم میں داخل ہونے میں بقول حضرت مسیح موعودؑ "نیم ملاں خطرہ ایمان" کے مصداق اور اپنی معرفت ناقصہ کی وجہ سے خطرہ کی حالت میں ہیں۔ اور ایسا گمان کرنا نہ صرف ان لوگوں کی ہی ہتک کرنا ہے۔ بلکہ آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ وکمال فیضان پر بھی حملہ کرنا اور اس کو ناحق ٹھہرانا ہے۔ پس ہم امت محمدیہ کے ادنیٰ سے ادنیٰ ولی سے لیکر اعلیٰ سے اعلیٰ مجدد اور نبی تک جس کو خدا تعالیٰ سے کامل مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل ہو۔ قسم سویم ہی میں تصور کریں گے۔ لیکن باوجود سب کو قسم سویم میں داخل شدہ ماننے کے پھر بھی ہم قبول فیوض الٰہیہ میں ان کو برابر نہیں مانتے۔

قسم سویم والے اولیاء و مجددین پر ایک حکم نہیں لگتا

چنانچہ حضرت مسیح موعود بھی یہی فرماتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔

"پھر اس جگہ ایک اور نکتہ قابل یاد داشت ہے۔ اور وہ یہ کہ تیسری قسم کے لوگ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کا خدا تعالےٰ سے کامل تعلق ہوتا ہے۔ اور کامل اور مصفّا الہام پاتے ہیں۔ قبول فیوض الٰہیہ میں برابر نہیں ہوتے۔ اور ان سب کا دائرہ استعداد فطرت باہم برابر نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی کا دائرہ استعداد و فطرت کم درجہ پر وسعت رکھتا ہے۔ اور کسی کا زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اور کسی کا بہت زیادہ۔ اور کسی کا اس قدر کہ جو خیال و گمان سے برتر ہے۔ اور کسی کا خدا تعالیٰ سے رابطہ محبت قوی ہوتا ہے۔ اور کسی کا اقویٰ۔ اور کسی کا اسقدر کہ دنیا اس کو شناخت نہیں کر سکتی۔ × × × × یہ تمام مراتب کے لوگ بموجب آیت کل فی فلک یسبحون۔ اپنے دائرہ استعداد فطرت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکتے۔ اور کوئی ان میں سے اپنے دائرہ فطرت سے بڑھ کر کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی روحانی تصویر آفتاب نورانی کی اپنی فطرت کے دائرہ سے بڑھ کر اپنے اندر لے سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہر ایک کی استعداد فطرت کے موافق اپنا چہرہ اس کو دکھا دیتا ہے۔ اور فطرتوں کی کمی بیشی کی وجہ سے وہ چہرہ کہیں چھوٹا ہو جاتا ہے اور کہیں بڑا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵-۲۶)

اب خدارا ان الفاظ کو غور سے پڑھو۔ اور کئی دفعہ پڑھو۔ آیا ان الفاظ میں ان تمام اعتراضات کا جواب ہے یا نہیں۔ جو تم نے کئے ہیں۔ پھر معلوم نہیں۔ تم نے کیوں عمداً اس حوالہ کو اپنے مقاصد کے برخلاف پا کر ترک دیا۔ یہ حوالہ گویا ان تمام زہریلے اثرات کا تریاق ہے۔ جس کو مولوی صاحب نے اپنی کتاب میں قریباً ۵۰ صفحے کی مسلسل تحریر میں پیدا کیا ہے۔ پس گو ایک ادنےٰ سے ادنےٰ ولی اور ایک اعلیٰ سے اعلیٰ نبی بھی قسم سویم میں ہی داخل ہے۔ لیکن تاہم ان تمام پر ایک ہی حکم نہیں لگ سکتا۔ اور اس سے مولوی صاحب کی تمام تحریر باطل ہو جاتی ہے اور آپکی تمام کوشش رائیگاں جاتی ہے۔ پہلے یہ ثابت کرو۔ کہ قسم سویم میں داخل ہونے والے اشخاص سب کے سب ایک ہی دائرہ استعداد فطرت رکھتے ہیں۔ تب یہ بات ثابت ہو سکیگی۔ کہ دوسرے اولیاء اور مجددین بوجہ تیسری قسم میں داخل ہونے کے مسیح موعود جیسی ہی حیثیت رکھتے ہیں۔

مسیح موعود ہی نبی کہلانے کا مستحق ہے نہ کوئی دوسرا مجدد

لب میں اس امر کو انشاء اللہ تعالیٰ بڑے زبردست دلائل کے ساتھ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ گو امت محمدیہ کے ادنےٰ سے ادنےٰ ولی سے لیکر اعلیٰ سے اعلیٰ مجدد تک سب کے سب قسم سویم میں داخل ہیں لیکن تمام سوائے مسیح موعود کے کوئی بھی فرد امت دائرہ استعداد فطرت کے آخری درجہ اور رابطہ محبت کے آخری مرتبہ اور قبول فیوض الٰہیہ کے آخری نقطہ تک نہیں پہنچا۔ اور ہرگز نہیں پہنچا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مسیح موعود کے سوائے اور کوئی نبی کہلانے کا مستحق نہیں ہوا۔ مسیح موعود کی تحریریں موجود ہیں۔ اگر کوئی منکر ہے۔ تو مجھے کسی تحریر سے یا کسی تقریر سے دکھا دیوے۔ کہ مسیح موعود کے علاوہ کوئی اور شخص قبول فیوض الٰہیہ کے اس آخری نقطہ تک پہنچا ہوا تھا جس کے لئے استعداد فطرت کا دائرہ ایسا وسعت رکھتا ہو۔ کہ گمان و وہم سے بھی برتر ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعود قبول فیوض الٰہیہ کے لئے وہ آخری استعداد فطرت کا دائرہ رکھتے تھے۔ جس سے بڑھ کر ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ نہ صرف آپکی کلام سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ آپ کے الہامات میں بھی اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ الہام الٰہی انت بمنی منزلۃ لا یعلمہا الخلق۔ صاف اور صریح اس امر پر شہادت دے رہا ہے

اب میں ذیل میں یہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود مقام نبوت پر نازل ہوئے ہیں۔ اور دوسرے تمام مجددین مقام ولایت پر۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

استعدادی فطرت کا آخری دائرہ

اور کسی کا (دائرہ استعداد فطرت) اسقدر (وسعت رکھتا ہے) کہ جو خیال و گمان سے برتر ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۶

خدا تعالیٰ سے رابطہ محبت کا آخری مرتبہ

کسی کا (خدا تعالےٰ سے رابطہ محبت اسقدر (ہوتا ہے) کہ دنیا اس کو شناخت نہیں کر سکتی۔ اور کوئی عقل اس کے انتہا تک نہیں پہنچ سکتی"۔

حضرت مسیح موعود استعدادی فطرت کا آخری دائرہ رکھتے تھے۔

میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں۔ جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ تر ہے۔ قطع نظر اس کے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے"۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹

حضرت مسیح موعود اپنی نسبت فرماتے ہیں

میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور ہے۔ اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی۔ × × × پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو۔ اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک و جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰)

یہ تو مسیح موعود نے اپنی نسبت کہا۔ لیکن اب دوسرے اولیاء کی نسبت فرماتے ہیں۔

"وہ جو منعم علیہم کے وارث ہوئے۔ ان میں سے بعض نے انعام سے حصہ نہ پایا۔ مگر تھوڑا سا حصہ عقاید اور احکام میں سے ان کو ملا۔ اور اسی پر انھوں نے قناعت کی۔ اور بعض ان میں سے دریمانی چال والے ہیں۔ اور وہ اسی اپنی چال پر کھڑے ہو گئے۔ اور تکمیل اور کمال کے درجہ تک نہیں پہنچے۔ اور ان میں سے ایک فرد ہے۔ کہ خدا نے اس کو چنا اور امام بنایا۔ اور اس کو کامل کیا۔ اور نیکیوں میں اس کو مرتبہ سبقت کا بخشا۔ اور وہ چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اور درجوں سے مخصوص کرتا ہے۔ پس وہی مخصوص وہی مسیح موعود ہے۔ جو اس قوم میں ظاہر ہوا۔ اور وہ نہیں پہچانتے"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۰۵)

اب ان تمام محولہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا اولیاء اور مجددین کو قسم سویم میں داخل سمجھنا یہ معنی ہرگز نہیں رکھتا۔ کہ ان کو وہ کثرت مکالمت و مخاطبت اور کثرت اظہار امور غیبیہ کی حاصل ہو گئی تھی۔ کہ جس سے وہ نبی کہلانے کے مستحق ٹھہر جاویں جیسے کہ مسیح موعود مستحق ٹھہرے بلکہ ان کو تیسری قسم میں داخل کرنا محض ان معنوں سے ہی ہے۔ جن معنوں سے کہ حضرت احدیت نے منعم علیہم ہونے کی وجہ سے نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صالح کو ایک ہی گروہ قرار دے دیا ہے ؎ فتفکر ایہا المتکبر ولا تکن من الحاسدین۔

لنڈن کے دو واعظ

ملک انگلستان میں اسلامی مشن قائم ہیں۔ تبلیغ ہوتی ہے اخبارات میں رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ نومسلموں کے نام چھپتے ہیں۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ نئے مسلم اپنے واعظین کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اب اتفاق سے ہمارے سامنے دو خط ہیں۔ دونو معزز نومسلم لیڈیوں کی طرف سے ہیں۔ اور دونو دو مختلف مبلغین کی نسبت ہیں۔

ایک مبلغ کی نسبت ایک خاتون رقمطراز ہے کہ "وہ مکار دھوکہ باز اور دنیا دار ہے"۔ پھر لکھتی ہیں۔ "اسکا وجود اسلام کیلئے موجب عار ہے"۔

دوسرے مبلغ کی نسبت ایک اور خاتون تحریر فرماتی ہیں۔ "وہ ایسے آدمیوں میں سے ہے جو اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کر کے دکھاتے ہیں اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہیں"۔

گو ہم یہ نہیں جانتے کہ پہلی خاتون کا خیال کہاں تک صحیح ہے۔ مگر ہم اسقدر ضرور جانتے ہیں۔ کہ دوسری خاتون کا خیال صحیح ہے۔ اور ایسے مبلغ خدا کے فضل سے احمدی مبلغ۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ (ایک واقفکار)

جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ شکایت عدم تحریر جواب معاف! (مینجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذا خصم فجر

(از سید محمد اشرف صاحب حنیف۔ راولپنڈی)

ایہا الناظرین ہمیں چند ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ضمیمہ اخبار پیغام ۹ جنوری میں جو مضمون محمد صدیق کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (جسکا عنوان مولوی ابراہیم بقاپوری کی مذہبی حرکت ہے) اور اس میں نامہ نگار نے گالیاں دیکر اپنی منافقت کا تحریری ثبوت دے دیا ہے۔ کیونکہ حدیث میں اذا خصم فجر یعنے منافق جب مباحثہ کرتا ہے۔ تو گالیاں دیتا ہے یہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔" وہ مضمون دراصل ڈاکٹر بشارت احمد کا ترمیم و صاف کردہ ہے۔ اور وہ ذرائع یہ ہیں۔ (۱) ایک شخص نے زبانی بیان کیا ہے۔ کہ میں نے محمد صدیق کا تیار کردہ مسودہ پڑھا تھا۔ اس میں نہ یہ گند اور بجواس تھا۔ اور نہ ایسی برجستہ عبارت گالیوں سے پُر تھی۔ بلکہ یہ مطبوعہ مضمون ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لفافہ میں بھیجا تھا۔ اور وہ لفافہ خود میں نے دیکھا ہے۔ (۲) خود ہمیں معلوم ہے۔ کہ محمد صدیق ایک معمولی کلرک ہے۔ اور معمولی بات کرنے کی لیاقت بھی نہیں رکھتا صحت الفاظی تو درکنار معمولی اردو سمجھ بھی نہیں سکتا۔ ایسی گالیاں اُسی مشاق کی ہیں۔ جو اکثر پیغام میں عادی ہے (۳) یہ الفاظ مستعمل دلالت کرتے ہیں۔ کہ یہ مضمون کسی ایسے شخص کا ہے جس کے گھر میں گاجر مولی کا بہت تذکرہ رہتا ہے۔ اسی واسطے شاید اُس نے مضمون میں "کس باغ کی مولی ہے" کی مثل بے ساختہ دیدی۔ (۴) ٹٹی کی آڑ میں شکار کرنا یہ ڈاکٹر صاحب کی عادت قدیمہ ہے۔ جیسا کہ انھوں نے عبدالرحمن اہلحدیث کے جواب میں خود مضمون بنا کر الٰہی بخش صاحب کلینچے اپنی طرف سے جھوٹ ہی نام لکھدیا تھا۔ (۵) خود زبانی بھی ڈاکٹر صاحب نے مولویصاحب بقاپوری کو کیمل پور میں یہی الفاظ بعد گونہ اور کمینہ پن کہنے کے کہا تھا۔ کہ "آپ پیٹ کی خاطر یہ کام کر رہے ہو"۔ (۶) چونکہ میں اور مولویصاحب محمد ابراہیم بقاپوری کیمل پور میں جاکر لوگوں کو مسٹر محمد علی صاحب ایم۔ اے اور آپ کے خسر صاحب کی اصلیت کھول آئے تھے۔ اور ان کا نفاق چند روساء شہر کے پاس واضح کر آئے تھے۔ جب کا بدلہ قدرتی خسر صاحب کو ہونا چاہیئے تھا۔ چنانچہ انھوں نے راولپنڈی میں اپنے رفقاء کے آگے اظہار رنج بھی کیا۔ اس واسطے اپنی نخوت اور تکبر کی وجہ سے خود تو ظاہر نہیں ہوئے۔ بلکہ اے بسا ابلیس آدم روئے ہست کے مصداق صدیق کے نام سے موسوم ہوئے۔ (۷) طرز مضمون دلالت کرتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کا ہے۔ کیونکہ اس کی طرز باذوق التہذیب ڈاکٹر صاحب کے مضامین سے ملتی جلتی ہے۔ (۸) کھلی چٹھی تو مولویصاحب نے بھیجی تھی۔ اور گالیاں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کسی ایسے شخص کا مضمون ہے۔ جس کو صاحبزادہ صاحبؓ کی خلافت سے دنیاوی صدمہ پہنچا ہے۔ جس کے باعث حسداً دوسروں کے پیٹ کی طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی نسبت بھی نعوذ باللہ "بیجا جوش دکھانے والا" لفظ بولا جاتا ہے۔

پس یہ آٹھ موٹے موٹے ذرائع ہیں۔ جن کی مجموعی حالت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ گالیوں سے لبریز مضمون ڈاکٹر صاحب کا ہی ہے اب ہم ایک نواں ذریعہ اور ناظرین کو بتلاتے ہیں۔ کہ ہم ڈاکٹر صاحب کو بذریعہ تحریر ہذا مطلع کرتے ہیں۔ کہ چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع اور قرآن شریف میں وارد ہے۔ اجتنبوا کثیرا من الظن۔ اس واسطے پورا یقین حاصل کرنے کے لئے باادب عرض گذار ہیں۔ کہ اگر ان ذرائع کے ہوتے ہوئے تم اپنی بریت کے لئے حلفی شہادت بذریعہ پیغام جنگ مشتہر کردو۔ تو ہم اس سے اعراض کرلیں گے۔ نہیں تو اگر خاموشی اختیار کی۔ یا شہادت میں کجی کی۔ تو یہ نواں ذریعہ تمہاری منافقت کا ہمیں مل گیا۔ اور یہ سب ظنیات ملکر یقین کے درجہ کو پہنچ جائینگی۔ اس واسطے آپ بہت جلد حلفیہ شہادت سے اپنے الزام کو دور کرو یا اقرار کرکے مرد میدان بنو۔ دسواں ذریعہ ڈاکٹر صاحب کی سازش کا یہ بھی ہوسکتا ہے جس سے تلک عشرہ کاملہ ہوکر کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ خود تو اسی طرح روپوش رہیں۔ اور کسی دوسرے کے نام سے موسوم ہوکر اتنا ہم پر گالیوں کا حملہ کریں۔ کیونکہ منافق تقیہ سے کام لیتا ہے۔ اور جب ہمارا مخاطب سوائے ڈاکٹر صاحب کے اور کوئی نہیں۔ تو گو کوئی منافق ہزار دفعہ قسمیں کھائے۔ کہ یہ مضمون میرا ہے۔ جب تک خود ڈاکٹر صاحب اس مضمون کی تردید نہ کریں۔ کہ یہ میرے کوئی ترمیم نہیں کی۔ ہم قطعی یقین کرسکتے ہیں۔ اذا حدث کذب دوسری علامت کو پورا کرنے والا سمجھا جاویگا۔ پس مہربانی فرماکر نہ کوئی دوسرا شخص اٹھے اور نہ ڈاکٹر صاحب دوسرے شخص کو اُکسا کر ہمارے پیچھے ڈالیں۔ ہاں اگر مرزا صاحبؑ کی نبوت میں شک ہو تو مرد میدان بن کر سوال کریں۔ مہذبانہ طریق پر جواب لیں۔ جیسا کہ حکیم صاحب لے رہے ہیں۔ گو حکیم صاحب نے آجتک اصل سوال کا جواب نہیں دیا۔ اگر شک ہو۔ تو حکیم صاحب سے اصل سوال کو جو پہلے پرچہ میں مولوی صاحب نے کیا ہے۔ اس کو اور ان کے جواب کو ذرا اپنے پیغام میں چھپوا کر دیکھو تو سہی سوال کیا ہے۔ اور جواب کیا دیا جاتا ہے۔ یونہی گالی نکالنے سے بجز نفاق ثابت کرنے کے کیا فائدہ حاصل کروگے۔ دیکھو کھلی چٹھی کے فقرات مندرجہ ذیل بتلاتے ہیں۔ کہ کھلی چٹھی چھپنے تک جواب حکیم صاحب کا آچکا ہے۔ مثلاً حکیم صاحب کی طرف سے کوئی پرچہ نہیں آیا۔ قریباً ڈیڑھ مہینہ ہوگیا ہے ایک ہفتہ تک آپ لوگوں نے جواب میرے پرچہ کا نہ دیا۔ تو فریقین کے پرچے چھاپ دیئے جاویں گے"۔ اگر تمہیں خدا کا خوف ہوتا۔ اور تعلّی نہ کرتے۔ تو اس عبارت سے استدلال پکڑ کر لکھدیتے۔ کہ مولوی صاحب کی یہ تحریر ہمارے پرچہ پہنچنے سے پہلے بلکہ پیشتر کی لکھی ہوئی ہے۔ اس پر دلیل تم یہ دیتے۔ کہ عرصہ قریباً ڈیڑھ ماہ اپنے پرچہ میں ٹالتے ہیں۔ اور ان کا پرچہ آئے۔ اب سوا دو مہینے ۹ دسمبر کو ہوتے ہیں۔ اور اپنے جواب دینے پر تم یہ دلیل پیش کرتے۔ کہ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جواب نہ آنے پر آٹھ دن کے بعد پرچے چھاپ دیئے جاوینگے جب عرصہ ایک ماہ تک نہیں چھپے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جواب پہنچ چکا ہے۔ مگر بے تعلقی سے سرسبزی اور شادابی چلی ہی جایا کرتی ہے علاوہ ازیں ۲۱۔ دسمبر کے فاروق میں خود مولوی صاحب نے صریح لکھدیا کہ حکیم صاحب کا جواب آگیا ہے۔ اس واسطے میرا فرض منصبی ہے۔ کہ لوگوں کو مطلع کردوں۔ مگر ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم قلوب لا یفقہون بہا۔ کی حالت ہوگئی ہے۔ خیر آپ حلفیہ شہادت دیں۔ جو آپ سے طلب کی گئی ہے۔ یا صاف اقرار کریں۔ باقی پھر بشرط ضرورت۔

توسیع اشاعت الفضل اور فاروق کے لئے انعام

(منجانب منشی غلام حسین پٹواری احمد نگر)

برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جو خدمات اخبارات سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ آپ صاحبان پر مخفی نہیں ہیں۔ ہر اخبار کے شروع میں مشکلات ہوتی ہیں۔ بہرحال اخبارات سلسلہ کی توسیع اشاعت امداد احمدی جماعت کو ہی کرنا ہے۔ لہذا یہ عاجز اخبارات سلسلہ کی توسیع اشاعت کے لئے حسب ذیل تجویز آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

(۱) جو بھائی پانچ خریدار اخبار فاروق کے لئے مہیا کریگا۔ اس کو ایک سال کا فائل مکمل اخبار بدر قادیان قیمتی عا مفت نذر ہوگا۔ اخبار بدر کی فائل جلد نمبر ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ اس امر کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

(۲) جو صاحب پانچ خریدار اخبار الفضل کے لئے مہیا کریگا۔ اس کو ایک سال کا فائل مکمل اخبار الحق دہلی قیمتی عا مفت نذر ہوگا۔ الحق کی جلد نمبر ۲۔ ۳۔ ۴۔ اس کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔

ایڈیٹر صاحب اخبار کی تصدیق کے بعد یہ انعام خریدار دہندگان کی خدمت میں ارسال کئے جاویں گے۔ یا اگر خریدار دہندگان کا منشاء ہو تو دفتر ان اخبار میں ارسال کردیئے جاویں گے۔ امید ہے برادران سلسلہ اس عرضداشت پر عملدرآمد فرماکر ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق ہوں گے۔

فاروق۔ "پنج پنج خریدار بہائے ہر دو اخبار ببیار آسان است"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ سے فیصلہ

جناب مولوی محمد علی صاحب و جناب خواجہ صاحب سے استفسار

آپ فرماتے ہیں۔ کہ سوائے مکفرین و مکذبین باقی سب فرق اسلامیہ میں سے جسقدر غیر احمدی ہیں۔ وہ بھی آپ کی طرح مومن مسلمان ہیں۔ اور حضرت محمود احمدؓ خلیفۃ المسیح اور اس کے ساتھ کی جماعت اس کے خلاف عقیدہ رکھنے کے سبب سے خود کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیونکہ غیر مکفر کو حضرت مسیح موعود نے محض اپنے دعوے کے انکار سے کافر نہیں کہا۔ پس چونکہ آپکے نزدیک حضرت محمود احمدؓ مومنین کے مکفرین لہذا وہ اور ان کے سب ہم نوا کافر ہو گئے۔ بہت خوب! ؎

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

مگر ذرا یہ تو بتایئے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفۃ المسیح نورالدینؓ اعظم جو فرماتے تھے۔ کہ سورہ فاتحہ میں تمام فرق مذاہب کا رد ہے اگر یہ سچ ہے۔ تو ہمیں آپ مہربانی فرما کر سمجھائیں۔ کہ آپ کا اور ہمارے خلیفۃ المسیح کا فیصلہ کسطرح سے ہو۔ جبکہ ہمارے خلیفۃ المسیح کا یہ عقیدہ ہے کہ گروہ منعم علیہم میں صرف حضرت مسیح موعود اور اسکی متبع داخل ہیں۔ اور جو اس کے منکر ہیں۔ وہ سب باقی مردہ گروہ مغضوب علیہم و ضالین اپنی خصوصیات اور صفات اور عمل کے لحاظ سے شامل ہیں۔ اور یہی حضرت مسیح موعود کا فیصلہ ہے۔ خواہ وہ منکر مکفر ہوں۔ یا مکذب ہوں۔ یا متردد سب ہلاک شدہ ہیں۔

پس آپ سے استفسار ہے۔ کہ (۱) حضرت مسیح موعود اور اس کی جماعت کس گروہ میں داخل ہے۔ مغضوب علیہم میں یا ضالین میں (نعوذ باللہ) یا منعم علیہم میں۔ (۲) اگر حضرت مسیح موعود اور اس کی جماعت منعم علیہم میں داخل ہیں۔ تو وہ جو مکذب اور مکفر نہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود کے منکر مومن مسلمان ہیں۔ وہ کس گروہ میں داخل ہیں۔ آیا حضرت مسیح موعود اور اس کی جماعت کی طرح باوجود منکر مسیح موعود ہونے کے منعم علیہم میں ہیں یا مغضوب علیہم اور ضالین میں (۳) پس اگر مسیح موعود اور اس کی جماعت کے ساتھ وہ بھی منعم علیہم میں داخل ہیں۔ اگرچہ مسیح موعود کے منکر ہوں۔ تو حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے سے کیا فائدہ جبکہ ایک گروہ براہ راست بھی منعم علیہم میں داخل ہو سکتا ہے۔ (۴) اگر وہ منعم علیہم میں نہیں بلکہ باقی دو گروہ میں داخل ہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمدؓ اور اس کی جماعت سے اختلاف کس بات کا ہے۔ (۵) اور حضرت مسیح موعود نے جو مسلمانوں کو اس طرف دعوت دی ہے کہ آپ لوگ سورہ فاتحہ پر غور کریں۔ اس سے میری تصدیق ہوتی ہے۔ میں اس کے ذریعہ سے مسیح موعود اور تم لوگ مثیل مغضوب علیہم و مثیل ضالین ثابت ہوتے ہو۔ ایسا کرنے میں کہاں تک وہ حق پر تھے۔ اور کیا آپ پر بھی یہ امر مجبت ہے یا نہ؟

(۶) حضرت مسیح موعود جو یہ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ فرمایا ہے۔ کہ (۱) "جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا۔ (۲) اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا (۳) اور تیرا مخالف ہوگا۔ وہ وہ خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات صفحہ ۳۷۴)

کیا آپ ان لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود سے منکر ہیں اور الگ رہتے ہیں۔ اور داخل بیعت نہیں ہوتے! اور مخالفوں میں ملے جلے رہتے ہیں مسلمان اور اپنے جیسا خیال کرتے ہیں۔ اور کیا وہ بھی منعم علیہم میں داخل ہیں۔ یا مغضوب علیہم اور ضالین میں؟

(۷) کیا مغضوب علیہم اور ضالین کسی مسلمان اور مومن گروہوں کا خطاب ہے۔ یا جو صرف برائے نام مسلمان کہلانے والے ہیں۔ ان کا بھی ہے۔

(۸) اگر آپ ایسے مسلمانوں کو جو مکفر اور مکذب تو نہیں مگر صرف حضرت مسیح موعود کے مخالفوں میں ملے جلے رہتے ہیں اور داخل بیعت مسیح موعود نہیں ہونا چاہتے۔ مغضوب علیہم یا ضالین میں داخل جانتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو حضرت محمود احمدؓ خلیفۃ المسیح اور ان کے ساتھ والی احمدی جماعت کو کیوں آپ اور خواجہ صاحب اور جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب کوستے رہتے ہیں۔

(۹) اگر وہ گروہ بھی منعم علیہم میں داخل ہے۔ تو حضرت صاحب کا یہ اعلان کہ "تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں۔ بکلی ترک کرنا پڑے گا"۔ کیا معنے رکھتا ہے۔ (۱۰) اگر وہ گروہ جو مکفر اور مکذب تو نہیں۔ مگر انہی گروہ کا جزو اعظم ہیں۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کے انکار سے مغضوب علیہم اور ضالین ہوں۔ تو آپ کی اور جناب خواجہ صاحب کی بیجا وکالت آپکے لئے مستوجب سزا ہے یا نہیں

تلک عشرۃ کاملہ: یہ سوالات محض ان حضرات سے ہیں جو مخاطب ہیں۔ کوئی دوسرا میری سست گواہ چست مخاطب نہیں۔ والسلام

(آپکا قدیمی نالبدار خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور)

ایڈیٹر رسالت کی ملالت

(از مرزا حسام الدین احمدؓ ناظر انجمن احمدیہ لکھنؤ)

بحمد اللہ کہ آجکل ایڈیٹر رسالت کلکتہ کو بھی صاحب اخبار النجم کا ہم قسمت پاتا ہوں جسطرح انھوں نے ۱۹۱۲ء کے اوائل میں حیات مسیح ؑ کو ثابت کرنے کا ارادہ فرمایا تھا جیسا کہ ضمیمہ اخبار الحق ۴۲ مورخہ ۲۴ - اکتوبر ۱۹۱۲ء سے معلوم ہوگا اسی طرح ۱۳ جنوری ۱۹۱۶ء کے رسالت میں آپنے اقرار فرمایا ہے۔ کہ اس مسئلہ میں روشنی ڈالوں گا۔ اور جناب مولوی ابوالکلام صاحب کے اس خط سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے جسمیں علامہ مذکور نے آیت کریمہ انی متوفیک سے وفات مسیح ؑ کا وقوع میں آجانا تسلیم فرمایا ہے۔ اس برہان قطعی سے آپ افسردہ رواں ہو کر یوں مسطور فرماتے ہیں "ان کے ذمہ دار تو خود مولوی ابوالکلام ٹھہرتے ہیں جنھوں نے عام اسلامی متفقہ عقیدہ کے خلاف قوت اجتہادی صرف کرنے کی ابتدا کی ہے"۔

افسوس ایڈیٹر صاحب نے انھیں فرسودہ اوہام پر قدم مارا ہے جس سبیل پر نصرانیوں کی گذر ہے۔ کاش ان کو اگر اسلام کی جمہوری کیفیت سے آشنائی بہم پہنچتی تو ابوالکلام صاحب سے یوں متراکم نہ ہوتے۔ اسلام میں اول جمہور صحابہؓ کا اجماع پیر کے دن اسی پر ہوا ہے۔ کہ جناب تقدس رسالت مآب محمد احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جسقدر پیغمبر تھے سب کے سب فوت ہو گئے۔ کوئی باقی نہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سے تمام جہان کو سمجھا دیا۔ کہ نبی کریم سے پہلے اس نوع کے انسان سب اپنی اجل طبعی سے مر چکے ہیں۔ کوئی باقی نہیں جبھی تو علامہ زرقانی کہتا ہے۔ اما عیسیٰ رفع وھو ابن ثلاث وثلاثین علی قول النصاریٰ و اما حدیث النبیؐ عاش عیسیٰ عشرین ومائۃ سنۃ۔ یعنے سہ عیسائیوں کا قول ہے جو کہتے ہیں۔ کہ عیسےٰ ۳۳ برس کی عمر میں آسمان پر اٹھایا گیا۔ بلکہ حدیث محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے۔ کہ عیسیٰ ۱۲۰ برس کی عمر تک زندہ رہا۔

دیکھو زرقانی جلد ۵ اسی طرح حافظ ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد میں فرماتے ہیں جس کو ہم اپنے اشتہار بعنوان این تذھبون۔ جو ایڈیٹر صاحب النجم کی خاطر شائع ہوا تھا۔ اور لکھنؤ کے گلی کوچوں۔ بازاروں۔ مسجدوں میں بکثرت تقسیم ہوا تھا۔ یہاں تک کہ علامہ مولانا شبلی نعمانی متوطن

نے بھی پسند فرمایا ہے۔ درج کر چکے ہیں۔ علاوہ بریں ماہ گذشتہ میں ایک جدید اشتہار بعنوان

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خُلِقَ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

ہمارے مہدی کے لئے دو نشانیاں ہیں۔ جو آسمان زمین کی پیدائش سے لیکر کسی کے لئے نہ ہوئیں۔ ۱۲

ایڈیٹر صاحب کو ارسال کیا گیا۔ لیکن ہنوز اس پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اب تکلف اختیار کیا ہے۔ کہ مرزا کبیر الدین احمد صاحب کے خط پر اس وقت تک روشنی ڈالی نہ جائیگی جب تک کہ ابوالکلام صاحب موصوف جواب ندیں۔ دیکھئے۔ ایڈیٹر صاحب رسالت کی یہ امید کب تک بر آتی ہے۔ والسلام

منکرانِ خلافت کا مسئلہ کفر و اسلام

اور

حضرت مسیح موعودؑ حکم و عدل کا فیصلہ

(از حامد حسین خانصاحب میرٹھی)

چند ذی وجاہت اصحاب نے جب سے خلافت سے انکار کیا ہے۔ تب ہی سے غیر احمدیوں کو اپنے میں شامل کرنے کی طرح طرح کی کوششیں کی ہیں۔ منجملہ ان کوششوں کے ایک یہ کوشش بھی ہے۔ کہ "ہم تم کو کافر نہیں کہتے"۔ گویا دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم ہمارے کاموں میں شریک ہو کر چندہ دو۔ یہ حضرت زہد بھی عجیب چیز ہیں۔ جہاں ان کا قدم درمیان میں آجاوے۔ پھر کیسا ہی کوئی عقلمند انسان ہو۔ ان کا غلام ہو کر اپنے تمام عقل و خرد ہوش و حواس کو خیرباد کہدیتا ہے۔ اور جس جس طرح حضرت زر اسکو نچائیں ناچنے لگتا ہے۔ یہ ہی حال ہمارے بچھڑے ہوئے ان دوستوں کا ہے جنھوں نے اپنا مدینہ لاہور کو اسوقت بنایا ہوا ہے۔ اور جن کو روپیہ کی اس وقت ازحد ضرورت ہے۔ اور ہر کس و ناکس کے سامنے ہاتھ پھیلانا ان کا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی حالتوں پر رحم فرماوے۔

غیر احمدیوں کا اسلام

حضرت اقدس جناب مسیح موعودؑ نے ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ایک تقریر اس موضوع پر فرمائی تھی۔ کہ "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے"؟ اس تقریر میں حضور نے ایک جماعت الگ بنانے کی وجہ۔ وفات مسیح خشیۃ اللہ۔ علمی۔ اعتقادی غلطیاں وغیرہ وغیرہ غیر احمدیوں کے نقائص ظاہر فرما کر اخیر میں ارشاد فرمایا۔ کہ "غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ (یعنی غیر احمدیوں میں) جن سے خدا تعالےٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالےٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کروں"۔

حضورؑ کے اس فقرہ میں چار باتیں قابل غور ہیں۔ جن پر نمبر ڈالدیئے گئے ہیں۔ (۱) خدا تعالیٰ کی ناراضگی غیر احمدیوں سے۔ (۲) ان باتوں کا غیر احمدیوں میں پایا جانا۔ جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ (۳) سب سے بڑی اور فیصلہ کن بات جو حضور نے ارشاد فرمائی۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اب ان لوگوں کو (غیر احمدیوں کو) مسلمان نہیں جانتا۔ حضور کے اس فقرہ نے گویا فیصلہ ہی کر دیا مسئلہ کفر و اسلام کا۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ حضورؑ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ کہ میں ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ بلکہ ارشاد یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مسلمان نہیں جانتا۔ پس کیا میں مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین اور ان کے گروہ سے دریافت کرنے کی یہ جرأت کر سکتا ہوں۔ کہ خدا کے علم کے مقابلہ میں ان کا علم زیادہ ہے۔ جو وہ غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور اگر نہیں۔ تو بجز اس کے کیا کہا جاوے۔ کہ مسیح موعودؑ کا فرمانا غلط ٹھہرتا ہے۔ اور پھر جس کو وہ مسیح موعودؑ تسلیم کرتے وہ حکم و عدل نہیں رہتا ہے۔

کیا غیر احمدیوں نے غلط عقائد چھوڑ دیئے؟

چوتھی بات حضور نے یہ ارشاد فرمائی ہے۔ کہ "جبتک وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں"۔ ممکن ہے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء یہ کہدیں۔ کہ غیر احمدیوں نے غلط عقائد چھوڑ دیئے ہیں۔ ہم مولوی محمد علی صاحب کے شکر گذار ہوں گے۔ اگر وہ غیر احمدیوں سے اور عقائد کا تو نیز ذکر ہی کیا ہے۔ صرف ایک عقیدہ حیات مسیحؑ ہی کی نسبت شائع کرادیں۔ کہ انھوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اور وفات مسیحؑ تسلیم کر لی ہے۔ حضورؑ اس عقیدہ کی نسبت اسی مذکورہ تقریر میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "جو مسلمان اس زمانہ میں یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ کہ عیسےٰؑ اب تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اسلام کے اندرونی دشمن اور اسلام کے واسطے مار آستین ہیں"۔

نظم

(از صوفی تصور حسین صاحب ادیس قادیانی)

وہ کچھ دن سے ہم سے خفا ہو گیا ہے
ستم گر بنا پر جفا ہو گیا ہے

وہ اپنا نقاب اب غیر کا ہو گیا ہے
وفادار تھا بے وفا ہو گیا ہے

وہ تھا موم اب سنگ سا ہو گیا ہے
وہ پتھر ہے پتھر سوا ہو گیا ہے

یا حشر دل پر بپا ہو گیا ہے
وہ دلدار ہم سے جدا ہو گیا ہے

بہت ڈالتے ہیں طرح آشتی کی
مگر جانے کیا اس کو کیا ہو گیا ہے

ہوا کرتے تھے پہلے وعدے وفا کے
مگر بے ڈھب اب بے وفا ہو گیا ہے

کوئی اس سے اکر یہ پیغام کہیو
کہ مردِ خدا تجھ کو کیا ہو گیا ہے

کجی ہر سخن میں ہر اک بات اُلٹی
یہ کیا ہے غضب تجھ کو کیا ہو گیا ہے

وہ سب نقش الفت پر اٹے لئے
یہ کیا تجھ کو اے باصفا ہو گیا ہے

وہ سیدھی روش آہ بالکل بھلا دی
رہِ راست سے کیوں جدا ہو گیا ہے

نوازا کسی کو خدا نے۔ جلا تو
غضب تو عدوِ خدا ہو گیا ہے

اسی واسطے یہ غضب یہ ستم ہے
کہ کیوں اُس کا حامی خدا ہو گیا ہے

سمجھ یا الٰہی کسی کی نہ بگڑے
وہ جوں عقل سے ماورا ہو گیا ہے

نہ ٹھانو ستیزِ خدا سے لڑائی
تمہاری فراست کو کیا ہو گیا ہے

خرد مند لوگوں میں مشہور تھے تم
دماغوں کا اب حال کیا ہو گیا ہے

کہاں جا رہے تھے کدھر جا کے نکلے
کہ تم میں ہر اک فتنہ زا ہو گیا ہے

بہت راحت افزا تھیں باتیں تمہاری
جو ہر لفظ اب غم فزا ہو گیا ہے

دلو میں تھی عزت بہت کچھ تمہاری
دل اب ایک نفرت سرا ہو گیا ہے

کبھی سوچتے بھی نہیں ہائے دم بھر
ہر اک عجب میں مبتلا ہو گیا ہے

بگڑنے افسوس ایسا بگاڑا۔
سبق سب کا خبرؔ انا ہو گیا ہے

سنبھل جاؤ اب بھی کہ بگڑا نہیں کچھ
جو اچھے سے بگڑا برا ہو گیا ہے

وہ نور و ضیا دل کی جاتی رہی سب
جو آئینہ تاریک سا ہو گیا ہے

اندھیروں میں بہکے پھرے ہو بہت تم
کہ دو ہوش اب بہک بہکا ہو گیا ہے

تمہاری اداؤں سے چالوں سے ہے ہے
عجب ایک محشر بپا ہو گیا ہے

خدارا خدا کیطرف آنکھ اٹھاؤ
بُتِ نفس کیوں پیشوا ہو گیا ہے

نہ بھٹکو رہِ حق سے دور و عزیزو
کہ محمودؐ شاہِ ہدا ہو گیا ہے

مسیحِ زماں کا وہ نورِ نظر ہے
جماعت کا وہ پیشوا ہو گیا ہے

یہی راہِ حق ہے کہ ہو جاؤ اُس کے
کہ حق اس پہ عقدہ کشا ہو گیا ہے

میری بات مانو خدا کو نہ بھولو۔
دغا چھوڑو وقتِ دعا ہو گیا ہے

نہ مانو تو مختار ہو اپنے دل کے
نصیحت کا حق اب ادا ہو گیا ہے

خدارا ڈرو مند کو چھوڑو خدارا
چھپا تھا جو کچھ برملا ہو گیا ہے

عزیزو یہی خواہ ادیس آپکا ہے
تمہیں دیکھ کر دل دُکھا ہو گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم

(از میاں قدرت اللہ لاہوری)

ہمارا پیشوا دیں کی سپر محمود احمدؓ ہے
جماعت کا درخشندہ گہر محمود احمدؓ ہے
خدا کا آج منظورِ نظر محمود احمدؓ ہے
زباں زد نام جسکا گھر بہ گھر محمود احمدؓ ہے
ترے چہرہ پہ انوارِ الٰہی کیا درخشاں ہیں
فلک سے کیا اُتر آیا قمر محمود احمدؓ ہے
کلام پاک کے لعل و گہر ہمکو لٹاتا ہے
مسیحِ پاک کا لختِ جگر محمود احمدؓ ہے
خدا کے زیرِ سایہ دن بدن بڑھنے والا تھا
بروزِ مصطفےٰ کا وہ شجر محمود احمدؓ ہے
سنبھل کر وار کر دشمن وگرنہ منہ کی کھائیگا
مسیحا کی دعاؤں کا ثمر محمود احمدؓ ہے
خدا نے کہدیا اِنّی مع ابن رسول اللہ
اُسے کیا ڈر کسی کا بے خطر محمود احمدؓ ہے
الگ جو ہو گئے فاسق یہ فاروقی کرامت ہے
کھچی تلوار ہے فضلِ عمر محمود احمدؓ ہے

کالم مستورات

"مندرجہ ذیل مضمون اہلیہ صاحبہ مولوی عبید اللہ صاحب بسملؔ نے لانہ جلسہ مستورات میں سنایا تھا جو قابل قدر ہے"۔ ایڈیٹر

میری بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہم کس زبان سے بیان کر سکتے ہیں۔ کہ جس نے محض اپنے فضل سے اپنے بندوں کو توحید کی تعلیم دینے کے واسطے جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا۔ اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔

بنیادِ ایمان میری بہنو! اقرار توحید اور اقرار رسالت یہ دو باتیں ایمان کی بنیاد ہیں۔ آنحضرتؐ سے پہلے لوگ نبیوں کی تعلیم فراموش کر کے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں قرار دے رہے تھے۔ حضور علیہ السلام نے خدا کی کامل توحید دنیا میں پھیلائی جسکے بدلے میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو تمام انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور اس فضیلت کو تمام دنیا پر ثابت کرنے کے لئے اپنا برگزیدہ نبی مسیح موعودؑ ہمارے پاس بھیجا۔

غیر احمدیوں کا نصاریٰ سے قدم ملانا! اگرچہ مسیح موعودؑ سے پہلے بھی مسلمان رسول کریمؐ کو سب انبیاء سے افضل جانتے تھے۔ مگر عیسائیوں کی طرح حضرت عیسیٰؑ میں وہ فضیلتیں ثابت کرتے تھے۔ جو جناب سید المرسلین کی ذات بابرکات میں نہیں پائی جاتی تھیں۔ جیسے مُردوں کا زندہ کرنا آسمان پر اب تک زندہ رہنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیحؑ کو دنیا میں بھیجا تاکہ قرآن اور حدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات لوگوں کے سامنے ثابت کر دکھائے۔ اور مسلمانوں کو آنحضرتؐ کی حقیقی فضیلت کا چہرہ دکھائے اور حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرنے سے عیسائیوں پر اس کا ایک بشر ہونا ثابت کرے۔

بروزِ محمدؐ میری بہنو! حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کرنے سے خدا کی توحید کو پھر از سرِ نو دنیا میں قائم کیا اس لئے وہ خدا کیطرف سے عین محمدؐ بن گیا۔ اور جناب سرور انبیاءؐ کی فضیلت ثابت کرنے سے محمدؐ کا بروز ہو گیا۔ اور عیسائیوں کی صلیب بدلائل توڑنیکی وجہ سے مسیح موعود کا لقب پا گیا۔

میری پیاری بہنو! جس عقیدہ سے خدا کی توحید اور نبی کریمؐ کی فضیلت میں فرق آئے۔ وہ عقیدہ شرک اور کفر کا راستہ دکھانیوالا ہے جسپر کہ ہمارے مخالف چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ جس نے ہم کو مسیح موعود کے وسیلہ سے توحید کے صحیح عقیدہ کی طرف اور نبی کریم کریمؐ کی سچی فضیلت کے اعتقاد کی طرف راہنمائی کی ہے۔

لاہوری پارٹی کا اختلاف میری پیاری بہنو! اب اس اختلاف کا حال بھی سن لو۔ جو ہمارے سرتاج خلیفۂ وقت سیدنا محمود احمدؓ کے مخالف پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ آپکو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ ہمارے نبی کریمؐ کی فضیلت کے کہاں تک قائل ہیں اور ہمارے مسیح موعودؑ کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں مسیح موعود نبی بھی تھے اور آنحضرتؐ کی اُمت بھی تھے۔ وہ کہتے ہیں۔ مسیح موعود نبی نہیں تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی اُمت میں نبی کے آنے سے آنحضرتؐ کی شان بڑھتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کسی اُمتی نبی کے آنے سے آنحضرتؐ کی شان گھٹتی ہے ہم کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ رحمۃ للعالمین تھے۔ اپنی اُمت پر اعلیٰ رحمت یعنی نبوّت کا دروازہ بند نہیں کر گئے۔ وہ کہتے ہیں۔ نبوت کا دروازہ بند کر گئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اُمتی نبی کے آنے سے آنحضرتؐ کی اُمت کی فضیلت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اُمتی نبی کے آنے سے کوئی فضیلت نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جب تورات پر نبیوں نے عمل کیا ہے۔ تو قرآن پر بھی عمل کرنے والا کوئی نبی ہونا چاہیئے۔ وہ کہتے ہیں نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم کہتے ہیں جسطرح تورات یحکم بہا النبیون ہے۔ قرآن بھی یحکم بہ النبیون ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ قرآن یحکم بہ النبیون نہیں۔ ہم کہتے ہیں حدیث میں مسیح موعود کو نبی کہا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم اس حدیث کو نہیں مانتے ہم کہتے ہیں خدا نے الہام میں مسیح موعود کو نبی کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم اس الہام کے اور معنے کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ قرآن پر اُمتی نبی کا عمل کرنا قرآن کی فضیلت کا باعث ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ کوئی فضیلت نہیں۔ ہم کہتے ہیں حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع بہت نبی تھے۔ حضرتؐ کی شریعت کے تابع بھی کوئی نبی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرتؐ کو حضرت موسیٰؑ سے شابہت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کے خلیفے بیشک نبی تھے۔ مگر حضرتؐ کے خلیفوں میں کوئی نبی نہیں ہونا چاہیئے۔ گو مشابہت رہے یا نہ رہے۔ ہم کہتے ہیں ایلیا کا بروز یحییٰ نبی تھا۔ اسیطرح محمدؐ کا بروز مسیح موعودؑ بھی نبی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ایلیا کا بروز بیشک نبی تھا۔ مگر محمدؐ کا بروز نبی نہیں۔ ہم کہتے ہیں اُمت یہود میں ہزاروں نبی آئے ہیں۔ امت اسلام تو خیر امت ہے۔ اس میں کم سے کم ایک نبی تو آنا چاہیئے تاکہ اُمت اسلام کی خیریت ثابت ہو۔ وہ کہتے ہیں۔ امت اسلام کی خیریت ثابت ہو یا نہ ہو۔ مگر ایک نبی بھی اُمت اسلام میں نہیں آنا چاہیئے۔ ہم کہتے ہیں۔ اللھم بارک علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیمؑ کی دعا میں آل محمدؐ کو آل ابراھیمؑ سے مشابہت دی گئی ہے۔ پس جسطرح سے خدا نے آل ابراہیمؑ کو نبوت کی برکت عطا کی ہے۔ ویسی ہی آل محمدؐ کو بھی نبوت کی برکت عطا ہونی چاہیئے۔ تاکہ مشابہت پوری ہو ورنہ یہ دعا بے سود ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ دعا بے فائدہ ہو یا نہ ہو اور مشابہت بھی رہے یا نہ رہے۔ نبوت آل ابراہیمؑ کو تو ضرور ملی ہے۔ مگر آل محمدؐ کو نبوت نہیں مل سکتی۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ ابراہیمؑ کی آل کو نبوت کے عطا ہونے سے حضرت ابراہیمؑ کی شان بڑھ گئی تھی۔ اسی طرح سے محمدؐ کی آل کو نبوت کے عطا ہونے سے محمدؐ کی شان بڑھ جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کی شان بڑھ گئی تھی۔ مگر محمدؐ کی آل کو نبوت کے عطا ہونے سے محمدؐ کی شان گھٹ جاتی ہے ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کی آل کو دو برکتیں ملی تھیں۔ ایک نبوت کی برکت دوسری سلطنت کی حضرتؐ کی آل کو بھی دو برکتیں ملنی چاہئیں وہ کہتے ہیں بیشک حضرت ابراہیمؑ کی آل کو دو برکتیں ملی تھیں۔ مگر محمدؐ کی آل کو صرف ایک برکت ملنی چاہیئے۔ ہم کہتے ہیں خاتم النبیین کے معنی ہیں نبوت کے کمالات کو ختم کرنیوالے۔ اسوجہ سے کہ آنحضرتؐ نبوت کے کمالات کو ختم کرنیوالے تھے اور آنحضرتؐ کامل نبی تھے۔ اب ویسا کامل نبی نہیں آئیگا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ مطلق نبی نہیں آئیگا۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی مطلق ختم کرنیوالے کے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ تمہارے ان معنوں سے رحمت کا دروازہ بند ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

دلیل العرفان مفت

جون ۱۵ء کے تشحیذ میں شیعہ کتب کے رُو سے حضرت اقدسؑ کا دعویٰ ثابت کیا گیا تھا۔ اس کا جواب ایک ضخیم کتاب کی صورت میں مرزا احمد علی صاحب نے لاہور سے دیا۔ اس کتاب کی چند جلدیں احمدیوں میں مفت تقسیم ہونگی۔ ذی علم اور شیعہ روایات سے آگاہ اصحاب آغا سید ابوالفضل صاحب رضوی القمی مبارک حویلی لاہور کو کارڈ لکھ کر منگوالیں ۔

مولانا بقاپوری کی ہتک

مولوی محمد ابراہیم صاحب ایک عالم مناظر ہیں۔ راولپنڈی میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ آجکل آپ حکیم شاہنواز صاحب سے مسئلہ نبوت پر بحث تحریری کر رہے ہیں۔ حکیم صاحب نے پرچے بھیجنے میں دیر کی۔ تو مولانا موصوف نے ایک کھلی چٹھی لکھی وہ چٹھی ایک ماہ تک چھپ نہ سکی۔ اتنے میں حکیم صاحب نے جواب دے دیا۔ ادھر چٹھی بھی چھپ گئی جس کا ازالہ مولوی صاحب نے ۹۔ دسمبر کے فاروق میں کر دیا۔ باوجود اس کے پیغام میں مولوی صاحب پر افترا اور کذب اور دھوکہ دہی کا الزام لگایا ہے۔ جو ہر طرح سے نازیبا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب نے اس کے جواب میں ایک طویل مراسلت بھیجی ہے۔ اور پیغامیوں کی مفسدہ پردازی کی حقیقت کھولی ہے۔ مگر ہم مولانا موصوف سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ان سے عفو و اعراض فرما دیں۔ دشنام اگر دہد سیفے۔ چارہ نہ بود بجز شنیدن۔

مولوی صاحب کو افسوس ہے۔ کہ ان پر پیغام نے الزام لگایا۔ اور ڈاکٹر بشارت احمد نے جن کے والد بزرگوار ایک نہایت قابل عزت شریفانہ پیشہ کرتے تھے۔ خدا ان کے خاص متعلقین کو بھی نصیب فرمائے انہیں زبانی کہا۔ کہ تم نے گوہ کھایا۔ کمینہ پن کیا۔ پیٹ کی خاطر وعظ و نصائح کرتے۔ اور درس دیتے مضمون لکھتے ہو۔ اس کا جواب صرف اتنا دیا ہے۔ اور خوب دیا ہے۔ کہ اگر میں فی الواقعہ ایسا ہوں۔ اللہ میرا حسیب کافی ہے۔ آپ کیوں گالیاں دیتے ہیں۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے۔ کہ ابراہیم کو کوئی جانتا بھی نہیں کہ کس باغ کی مولی ہے بیشک مولی گاجر کا تو ہمیں علم نہیں۔ آپ کو ہو یا آپکے امیر کو۔ البتہ مولوی صاحب اپنا اتنا پتہ دیتے ہیں۔ کہ آپ (یعنی سید یا مرزا بشارت احمد صاحب) کو ایک چوہڑے یا مسلی کے ساتھ ہتھکڑی لگی تھی۔ تو اسٹیشن ہنڈیالی پر آپنے مجھ سے دعا کی التجا کی تھی۔ بس میں وہی "ابراہیم" ہوں ۔

اس کے چھاپنے سے کیا غرض ہے؟ پیغام نے زمیندار کا لیڈنگ آرٹیکل نقل کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ بیاکہ نوبت بغداد و قلت تبریز است۔ اس نازک وقت میں عراق عرب کے پچھلے افسانے اور اسلامی شان و شوکت یاد کرانے اور نوبت بغداد و قلت تبریز کہنے سے کیا مراد ہے۔ ہم پیغام کو متنبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ احمدیت کو بدنام نہ کرے۔ یا خواجہ صاحب کی طرح حنفی المذہب کا اعلان کر دے۔ اور پھر جو جی میں آئے کرے۔ اس وقت تک ایسے امور سے اجتناب کرے۔ جو عام میں ہلچل ڈالنے والے ہوں ہم نے نہایت خیر خواہی و خیر سگالی سے یہ مشورہ دیا ہے۔ مبارک وہ جو اسے قبول کرے ۔

دیہات میں تار پر چہ

جناب وائسرائے مالقابہ کو جو تار وزیر ہند سے موصول ہوتے تھے۔ وہ ایک پرچہ پر چھاپ کر دیہات کے پٹوار خانوں اور ڈاکخانہ میں بھی بھیجے جاتے تھے۔ اس کا یہ فائدہ تھا۔ کہ غلط افواہیں نہیں پھیلنے پاتی تھیں اور ایک قسم کا اطمینان رہتا۔ اب دو تین جگہ سے معلوم ہوا۔ کہ یہ تار پرچہ اب نہیں آتا۔ اگر یہ بندش فی الواقع ہوگئی ہے۔ اور کسی خاص مصلحت خسروانہ کی بناء پر نہیں۔ تو ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ دیہات میں اس کی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سے جنگ کے صحیح حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ اور اگر کوئی افواہ ہوتی ہے تو اس کا فوراً ازالہ ہو جاتا ہے ۔

برطانیہ میں شراب نوشی کا خرچ

برطانیہ میں متوسط درجہ کے لوگ سال بھر میں شراب نوشی پر ایک ارب ۷۲ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ کرتے ہیں۔ باقی جس قدر رقم خرچ ہوتی ہے۔ وہ مزدوری پیشہ لوگوں کی جیب سے نکلتی ہے۔ اس رقم کا اندازہ یوں ہو سکتا ہے۔ کہ جو روپیہ برطانیہ بھر میں شراب نوشی پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کا وزن ۲۲۲۲۰ من اشرفیاں ہے۔ اور اگرچہ کثرت شراب نوشی سے برطانیہ میں اموات اطفال میں بہت افسوسناک ترقی ہوتی جاتی ہے۔ تاہم لوگ باز نہیں آتے۔ کئی انجمنیں شراب نوشی کے برخلاف وعظ کر رہی ہیں۔ لیکن کچھ اثر نہیں ہوتا۔ جنگ کے دوران میں حضور ملک معظم نے شاہی محل میں شراب کے استعمال کو بند کر کے لوگوں کو اس بدعادت کے ترک کرنے کی ترغیب دی تھی۔ جس پر بہت سے لوگوں نے شراب کا پینا ترک کر دیا تھا۔ لیکن ابھی بہت سی اصلاح کی ضرورت ہے۔ عنقریب دنیا تسلیم کریگی۔ کہ اسلام کا ہر ایک اصول نہایت اعلیٰ حکمت پر مبنی تھا ۔

پلیگ کا ٹیکہ نہ لگوانے پر سزا

ایک ہندو نے اپنے لڑکے کو ٹیکہ لگوانے سے انکار کر دیا جس پر حسب قانون اس کو جرمانہ ہوا۔ اور چونکہ یہ ایک کارپوریشن کا ملازم تھا۔ اس کو ملازمت سے بھی برطرف کر دیا گیا۔ اس پر اس نے ریاست خیرپور میں ملازمت کر لی۔ لیکن جب پلیگ کا ٹیکہ لگوانے والے افسر کو اس کا حال معلوم ہوا۔ تو اس نے خیرپور ریاست سے اس کے اخراج کا مطالبہ کیا۔ اور چونکہ خیرپور میں بھی ٹیکہ لگوانیکا حکم نافذ ہے اس لئے وہاں کی ریاست نے اسکو حکم دیا۔ کہ یا تو ٹیکہ لگواؤ یا ریاست سے نکل جاؤ۔ لیکن اس نے عرض کیا۔ کہ میں نے صاحب وزیر ہند کی خدمت میں درخواست بھیجی ہے۔ اس کے فیصلے تک کوئی کارروائی نہ ہو۔ اس اثناء میں اپنا عیال ایسی جگہ رکھوں گا۔ جہاں یہ حکم نافذ پذیر نہیں۔ یہ درخواست منظور ہو گئی ہے۔ اور اب یہ اور اس کا اہل و عیال علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔

ہمارے خیال میں اس کے ساتھ کوئی اور بات بھی ہوگی ورنہ ٹیکہ جبراً تو نہیں لگایا جاتا ۔

فرانس کی نوازشیں اپنی مسلم رعایا پر

گورنمنٹ فرانس مسلمانوں کی بہبودی میں بدرجہ کمال دلچسپی لے رہی ہے اس بارہ میں دو تجاویز گورنمنٹ موصوف کے مدنظر ہیں۔ جن کو عمل میں لانے کی غرض سے مسودات قانون ایوان میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ فرنچ افریقہ کے نادار مسلمانوں کے لئے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں بہت بڑے پیمانہ پر سرائیں بنوائی جائیں۔ جہاں وہ بلا کرایہ ٹھہرنے کے علاوہ خوراک بھی مفت حاصل کر سکیں گے۔ یہ مہمان خانجات مکہ میں خانہ کعبہ اور مدینہ میں حضرت رسول خدا کے روضہ مطہرہ کے نزدیک ہوں گے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ اسلامی معاملات کی انٹرنیشنل کمیشن میں مسلمان کونسلروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ مزید برآں نوآبادی کے باغات (پیرس) میں ایک مسجد تعمیر کی جائے۔ یہاں افریقی مسلمان سپاہ کے لئے ایک بڑا ہسپتال بھی قائم ہے ۔

جرمنی کی حالت اندرون ملک میں

غربا کی حالت بہت نازک ہے۔ فرانک فرٹ برلن اور دیگر مقامات میں اشیائے خوردنی کے قحط کے باعث کئی مرتبہ فساد ہو چکے ہیں۔ عوام بہت تنگدست ہیں۔ درجہ وسطی کے لوگ بھی اپنے اہل و عیال کے لئے خوراک حاصل کرنے میں سخت پریشان ہیں۔ جسقدر غلہ ہے۔ وہ جرمن وزراء نے سب سے پہلے سپاہ کو مخصوص کر دیا ہے۔ گیہوں کی روٹی صرف بیماروں اور زخمیوں کو علاوہ سپاہ کے ملتی ہے۔ امیر بمشکل حاصل کرتے ہیں۔ گوشت بھی عنقا ہے ۔

اشیاء کے دام بہت چڑھ گئے ہیں۔ سب چیزیں نایاب ہیں۔ گورنمنٹ ان کے نرخ قانون کی رُو سے مقرر کرنے کو مجبور ہوتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرانی مشکل ہے۔

چارہ کی سخت قلت ہے۔ جس کی وجہ سے سور اور مویشی پالنا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ گورنمنٹ نے چربی اور گوشت کے استعمال کے خلاف قواعد نافذ کردئے ہیں۔ اشیائے خوردنی کے دام چڑھ گئے ہیں۔ تیرہ فیصدی سے ساڑھے انہتر ہوگئے ہیں۔ حالانکہ برطانیہ شہروں میں اسی عرصہ میں ۱۱ سے ۳۶ فیصدی ہوگئے ہیں۔

گیہوں کی روٹی کے اندر رائی (گھٹیا درجہ کا اناج) ملائی جاتی ہے۔ اور رائی کی روٹیوں میں آلو کا آٹا ملایا جاتا ہے۔

برطانیہ کی حالت

تمام دنیا سے غلہ اور سامان بآسانی تمام آتا ہے۔ اگر گرانی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے آدمی کارخانوں میں اسلحہ تیار کرنے میں مصروف ہیں اور بہت سے فوجوں میں بھرتی ہوگئے ہیں۔ بیس تیس لاکھ آدمی اسباب جنگ تیار کرنے کے کارخانوں میں اور تیس چالیس لاکھ فوجوں میں ہیں۔ برطانیہ۔ کنیڈا۔ مصر۔ جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا سے کروڑوں من اشیائے خوردنی حاصل کر رہا ہے۔ جس سے جرمنی محروم ہے۔ ذرا برطانیہ کی مالی حالت ملاحظہ ہو۔ وزیر خزانہ مالیہ برطانیہ نے بیان کیا۔ جون ۱۴ء کو برٹش بنکوں کے پاس آٹھ کروڑ ستر لاکھ پونڈ تھے۔ اور جون ۱۵ء میں گیارہ کروڑ دس لاکھ پونڈ تھے۔ جنگ سے پہلے سات کروڑ اسی لاکھ اور اب سات کروڑ تیس لاکھ پونڈ ہیں۔

ایک راہزن عورت

ایک عورت کوچہ دہون میں ایک مکان پر چڑھ گئی۔ اور اوپر جاکر مالک مکان کی عورت سے پوچھا۔ کہ فلاں آدمی کہاں ہے۔ اُس عورت نے جواب دیا۔ کہ یہاں کوئی نہیں۔ یہ جواب سُن کر نیچے اُتر آئی۔ کہ میں بھول کر اس مکان میں آگئی ہوں۔ جب نیچے سیڑھیوں میں پہنچی تو مالک مکان باہر سے آرہا تھا۔ اُس نے پوچھا۔ تو کون ہے؟ تو جواب دیا۔ کہ میں غلطی سے یہاں آگئی تھی۔ اُوپر سے مالک مکان کی عورت نے اپنے خاوند کو کہا۔ کہ یہ عورت نیچے اُتر رہی ہے دیکھنا کہ کچھ اُٹھا کر تو نہیں لیگئی۔ تو اُس کے پاس سے کچھ تھوڑا سا سوت جو آتے آتے اُوپر سے اُٹھا لائی تھی۔ موجود تھا۔ اور ایک بوری برتنوں کی بھی اُس کے پاس تھی۔ یہ عورت پولیس میں پہنچائی گئی تحقیقات میں بیسیوں چوریوں کا مال اُس سے برآمد ہوا۔ اور بہت سے لوگوں نے اپنا مسروقہ مال شناخت کیا۔ اور برتنوں کی بوری جو اس سے برآمد ہوئی۔ یہ اُسی دن کی کارگذاری تھی۔ جسدن کہ وہ پکڑی گئی۔

قرآن مجید کا حکم کہ اجنبی عورتوں سے بھی پردہ کرو۔ کیسا احتیاط پر مبنی ہے۔

ضلع گورداسپور میں تین ڈاکے

ہمصر پنجابی کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ گذشتہ دس دنوں میں ضلع گورداسپور میں ڈاکہ زنی کی تین وارداتیں ہوچکی ہیں۔ جن میں سے ایک ڈاکہ قادیان میں ایک آسودہ حال نجار کے گھر ڈالا گیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بہت نقصان ہُوا۔ دو یا تین دن کے بعد موضع کنجراکے ایک بھاری ساہوکار مولا نامی کے گھر ڈاکوؤں کا ایک گروہ گھس آیا۔ جو بندوقوں اور چھویوں سے مسلح بتایا جاتا ہے۔ بیچارے ساہوکار کو جس نے اپنے مال متاع کو بچانے کی کوشش کی بہت سخت چوٹیں پہنچائی گئیں۔ اور وہ اب نازک حالت میں پڑا ہُوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس ساہوکار کا ۱۱ ہزار روپے کے قریب نقصان ہُوا ہے۔

۱۱۔ جنوری کی رات کو بہرام پور کے نزدیک موضع باہمنی میں ایک اور ڈاکہ پڑا۔ مالک مکان ساہوکار ہندو قتل کیا گیا۔ اس واردات میں کسقدر مال لوٹا گیا۔ یہ معلوم نہیں ہُوا۔ لیکن لوگوں کو خیال تھا کہ ہندو کے پاس بہت سا روپیہ ہے۔

فروری کا پہلا ہفتہ بارونق ہوگا

ہز اکسلینسی وائسرائے ۴۔ فروری کو ہندو یونیورسٹی بنارس کے سینٹ ہال کا بنیادی پتھر رکھنے کی رسم ادا فرمائیں گے۔ حضور وائسرائے کے علاوہ ہز اکسلینسی گورنر بنگال۔ لفٹنٹ گورنران پنجاب بہار اڑیسہ و ممالک متحدہ نے بھی اس میں شمولیت کے متعلق درخواست منظور کر لی ہے۔ والیان ریاست میں سے مہاراجگان کشمیر۔ گوالیار۔ اندور بیکانیر۔ کوٹہ۔ الور۔ کشن گڈھ۔ دیوان۔ دتیہ اور پٹیالہ نے تقریب ہذا پر بنارس جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ نیز بعض دیگر والیان ریاست کی شرکت کی بھی توقع کی جاتی ہے۔ متعدد موجودہ و سابق وائس چانسلران یونیورسٹی ہا۔ اور دیگر بہت سے سربرآوردہ اصحاب نامور فضلاء بھی شامل ہوں گے۔ ۵ سے ۹ فروری تک مشہور و معروف ارباب فضل و کمال مختلف مضامین پر مہاراجگان بیکانیر۔ اندور الور وغیرہ کی صدارت سے لکچر دیں گے۔ ۸۔ فروری کو مختلف صوبجات ہند کی تعلیم یافتہ اور ممتاز خواتین "یونیورسٹی میں تعلیم نسوان" کے موضوع پر بحث کریں گی۔ ۵ و ۶ فروری کو آل انڈیا کرکٹ میچ ہوگا۔ یونیورسٹی کی برکت کے لئے پرانے طریقہ پر کئی مہاہتھو دہیائے کی زیر نگرانی یگ وغیرہ کرائے جائیں گے۔ اور یونیورسٹی کے سکھ ممبر گرنتھ صاحب کا اکھنڈ پاٹھ کریں گے۔

ظہور المہدی:۔ جس میں تمام احمدیہ عقائد کا مفصل بیان ہے بجائے دو روپیہ کے عہ میں تشحیذ قادیان سے منگوالیں۔
نغمہ ۲ اکمل حصہ سوم۔ ار

لارڈ چمسفورڈ وجدید وائسرائے ہند

وزیر اعظم انگلستان کی سفارش پر حضور ملک معظم قیصر ہند نے ڈیوڈرک جان نیپئر ارل سیگر ہیرن چمسفورڈ جی سی ایم جی کو بجائے ہز ایکسلینسی رائیٹ آنریبل چارلس ہیرن مارڈنگ آف نپشورسٹ بی سی جی سی بی بی وغیرہ کے وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند مامور کیا ہے۔ کیونکہ لارڈ موصوف ایک تجربہ کار اور مسلمہ اوصاف کے منتظم ہیں۔ کوئنز لینڈ اور سوتھ ویلز کے گورنر کی حیثیت سے اپنی نسبت زرین رائے حاصل کر چکے ہیں۔ بزمانہ طفولیت ونچسٹر اور پھر آکسفورڈ میں ان کے تحصیل علم کا زمانہ بغایت ممتاز تھا۔

لارڈ چمسفورڈ ۱۶۔ جنوری کے جہاز ڈاک میں بمبئی سے عازم ولایت ہوگئے ہیں۔ اور اخیر مارچ میں لارڈ مارڈنگ کو سبکدوش کرنے کی غرض سے مراجعت فرمائے ہند ہوں گے۔

آپ کی حب الوطنی اسی سے ظاہر ہے۔ کہ وطن کی فوجی خدمات بجالانے کی غرض سے سپاہ میں داخل ہوگئے۔ اور چہاردہم ڈورسٹ رجمنٹ کے کیپٹن کے طور پر ہندوستان تشریف لائے ہوئے تھے۔ بہت دن نہیں ہوئے۔ کہ آپ اس پلٹن کے ایک دستہ کے بمقام گلبرگ (متصل شملہ) کمانڈر تھے۔ دوران قیام ہند میں انھوں نے کالکتہ۔ بمبئی۔ لاہور اور دیگر مقامات کی بھی سیر و سیاحت فرمائی۔

اس وقت ان کی عمر ۴۷ سال کی ہے۔

ہالینڈ میں سیلاب

امسٹرڈم ۲۵۔ جنوری۔ نیو ونڈم میں مرزبند سیلاب آئے ہیں۔ پرمرزبند کی حالت ہنوز نہایت خطرناک ہے اور لیڈز ئیر میں پانی اور سات انچ چڑھ گیا ہے اور ۱۸۲۵ء کے شدید ترین سیلاب سے بھی بڑھ گیا ہے۔ ۱۵۰۰ گائیں اور بہت سی بھیڑیں سؤر اور مرغے ضائع ہوگئے ہیں۔ خدا کی قدرت کہ نہ ایشیا امن میں ہے۔ نہ یورپ خدا کے مامور نے بہت پہلے اس حالت کی خبر دی تھی۔ اس کا علاج تضرع بجناب ایزدی ہے۔

پنجاب ایرو پلین فنڈ

سکرٹری پنجاب ایرو پلین فنڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سکرٹری آف سٹیٹ ہند کی خدمت میں بذریعہ تار ۸ ہزار پونڈ کی مزید رقم روانہ کردیگئی ہے۔ اور سابقہ رقوم کو ملا کر اب تک ۲۸ ہوائی جہازوں کی خرید کے لئے روانہ کیا جاچکا ہے۔ ہز آنریبل لفٹنٹ گورنر پنجاب کی منظوری سے جدید ہوائی جہازوں کے نام پنجاب ۲۶ (جالندھر) پنجاب ۲۷ (لائلپور)۔ اور پنجاب ۲۸۔ (شاہ پور) رکھے جاویں گے۔ پنجاب والوں کی یہ خدمت گورنمنٹ کے احسانات کے عین مطابق ہے۔

مشرقی بنگال میں ہیضہ

گذشتہ تین ماہ سے ضلع ڈھاکہ کے کئی دیہات میں شدت سے ہیضہ پھیلا ہُوا ہے۔ اور قریباً ۱۲۰۰ اشخاص اسکی نذر ہوچکے ہیں۔ ہر طرف سے اطلاعات پہنچ رہی ہیں۔ مخلوق خدا اسوقت کیسی کیسی آفات میں مبتلا ہے۔

دربارِ اُولوالعزم

آئینۂ جماعت

۵۔ دسمبر ۔ فرمایا۔ مَیں نے ایک نقشہ تجویز کیا ہے۔ اُس کا نمونہ لکھدیا ہے۔ وہ چھپ جائیگا ہر ایک سکرٹری کو دیا جائے گا۔ تاکہ وہ ششماہی وار پُر کرکے میرے پاس بھیجے۔ اس سے باہر والی جماعتوں کے حالات سے کافی آگاہی ہوگی۔ اس میں بہت خانہ رکھے ہیں ؛

فرمایا۔ یہ جو پیر لوگ مریدوں کے ششماہی وارگشت کرتے ہیں۔ اور نذرانہ وغیرہ لیتے ہیں۔ اس کی ابتداء میرے خیال میں کسی بزرگ نے نیکی کی بنا پر رکھی ہوگی۔ یعنے بیرونی جماعتوں کے ہاں دورہ کرکے اُنکی حالت معلوم کرنی چاہی ہوگی۔ اب صرف نذرانہ باقی رہگیا ہے جماعت وغیرہ کے حالات یا اصلاح سے غرض نہیں رہی۔ اب تو بعض پیروں کا حال ہے۔ اڑکر بیٹھ جاتے ہیں۔ نذرلئے بغیر نہیں ہلتے۔ ہمارے یہاں بھی ایک شخص آیا کرتا تھا۔ وہ جو سوال کرتا۔ کپڑے کا یا روپیہ کا۔ جو کہتا لیکر ہلتا۔ خواہ دو دن بیٹھنا پڑے۔ وہی لیکر جاتا ؛

ایسا ہی ایک پیر کا حال سُنا گیا ہے۔ وہ مرید کے گھر گئے نذرانہ طلب کیا۔ اُس کے پاس نہ تھا۔ عرض کیا۔ حضرت ایک کٹورہ ہے۔ وہ لیکر پھر آیا۔ ۸ر کو بجتا ہے۔ کہا روپیہ لیں گے۔ اُس نے مجبور ہوکر پیر صاحب کو مکان سے نکالدیا۔ بارش پڑ رہی تھی۔ پیر صاحب دروازہ کے آگے ڈٹ گئے۔ آخر اُس نے وہ برتن بیچکر ۸ر لاکر دیئے۔ تب ۸ر ہی لیکر ہلے۔ اب تو یہ حالت ہوگئی ہے۔ اللہ رحم کرے ؛

ایڈیٹر:۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ نے جو نقشہ تجویز کیا ہے جسکا اوپر ذکر فرمایا۔ وہ درحقیقت **آئینہ جماعت** ہے۔ جو چھپکر جلسہ سالانہ پر تمام بیرونی انجمنوں کے سکرٹریان کو تقسیم کردیا گیا۔ یہ نقشہ ۲۰×۲۶ ڈبل سائز پر طبع کرایا گیا ہے۔ اس کا عنوان ہے "رپورٹ ششماہی انجمن احمدیہ مقام فلاں۔ ضلع فلاں۔ صوبہ یا ملک فلاں۔ اس کے چار بڑے خانہ ہیں۔ جن کے عنوان یہ ہیں۔

۱۔ تعداد جماعت کے متعلق رپورٹ۔ اس کے نیچے دو خانہ ہیں۔

(الف) کل تعداد احمدیاں۔ (ب) الگ الگ تعداد۔ یعنی مرد۔ عورت نابالغ۔ لڑکے اور لڑکیاں۔ بستی کے اصل باشندے کتنے ہیں اور باہر سے آئے ہوئے کتنے احمدی ہیں۔ اگلا بڑا خانہ۔

۲۔ پہلی رپورٹ کے بعد زیادتی یا کمی۔ اس کے نیچے پھر دو خانہ ہیں۔

(الف) زیادتی کسقدر ہوئی۔ یعنی پیدائش کے ذریعہ سے یا کوئی احمدی دوسری جگہ سے آگیا۔ یا کوئی نیا احمدی ہوا۔ (ب) کمی کسقدر ہوئی یعنی وفات کیوجہ سے۔ یا کوئی احمدی کسی دوسری جگہ چلا گیا۔ یا خدانخواستہ کوئی شخص جماعت سے الگ ہوگیا۔ آگے بڑا خانہ ؛

۳۔ جماعت کی دینی اور دنیاوی حالت۔ اس کے نیچے بھی دو خانہ ہیں۔ (الف) جماعت کی دینی حالت کیسی ہے۔ جن میں مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب مطلوب ہے۔ یعنی نماز باجماعت کا کیا انتظام ہے اور کسقدر لوگ اوسطاً اس میں شامل ہوتے ہیں؟ زکوٰۃ دینے میں کوئی شخص سستی تو نہیں کرتا۔ تبلیغ میں کون کون سے شخص حصہ لیتے ہیں۔ کوئی لائبریری اپنی ہے یا نہیں۔ انجمن کے جلسہ کتنے کتنے عرصہ بعد ہوتے ہیں۔ اور باقاعدگی ہے یا نہیں۔ کوئی شخص منذبذب تو نہیں۔ بعض دین کے معاملات میں کوئی شخص کمزور تو نہیں۔ مثلاً قرض لیکر یا امانت رکھ کر اُس کی ادائگی میں سستی کرتا ہو۔ یا تاجر یا پیشہ ور اپنے کام میں غل و غش سے کام لیتا ہو۔ دیگر امور دینیہ میں کیا حال ہے قرآن مجید یا ترجمہ کسقدر لوگ پڑھے ہوئے ہیں۔ قرآن کریم ناظرہ کسقدر لوگ جانتے ہیں۔ اور جو لوگ نہیں جانتے۔ وہ ناظرہ یا با ترجمہ پڑھنے کے متعلق کیا کوشش کر رہے ہیں۔ احادیث نبی صلعم یا کتب حضرت مسیح موعود کے پڑھنے کیطرف احمدیوں کو کسقدر توجہ ہے۔ چندہ دینے میں سستی تو نہیں کرتے۔ آپس میں احمدیوں کا سلوک کیسا ہے لڑائی جھگڑا تو نہیں۔ عداوتوں میں آپس میں تو مقدمات نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی خوشی و رنج میں اُس کا ساتھ دیتے ہیں یا نہیں۔ شریعت کے متعلق ورثہ دینے سے گریز تو کوئی نہیں کرتا۔ مختلف قسم کی بدعات و رسوم بد میں تو کوئی منہمک نہیں۔ غیر احمدیوں کو کوئی شخص لڑکی کا رشتہ تو نہیں دیتا۔ نماز غیر احمدیوں کے پیچھے تو کوئی نہیں پڑھتا۔ حضرت مسیح موعود کے رسالہ الوصیت پر کہاں تک عمل ہوا ہے۔ اور کتنے آدمیوں نے وصیت کی ہے۔ اپنی مسجد ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو بنانے کے واسطے کیا کوشش ہوئی ہے؟

(ب) جماعت کی دنیاوی حالت کیسی ہے۔ اس خانہ میں مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مانگا گیا ہے۔ وہاں کے لوگوں میں تعلیم کیسی ہے؟ جو لوگ ان پڑھ ہیں۔ اُن کے پڑھانے کی طرف کیا توجہ کی گئی؟ نابالغ لڑکے کسقدر تعلیم پا رہے ہیں۔ اور کسقدر تعلیم نہیں پاتے؟ نابالغ لڑکیاں کس قدر تعلیم پا رہی ہیں۔ اور کسقدر نہیں؟ جو بچے تعلیم نہیں پاتے ان کے والدین کو سمجھانے یا ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے؟ جماعت کے لوگ مقروض تو نہیں؟ اگر ہیں تو اُن کو قرض سے چھڑانے کے لئے کیا تدبیر کی گئی ہے؟ اگر کی گئی ہے۔ تو کسقدر کامیابی ہوئی ہے؟ دنیاوی حالت کے لحاظ سے وہاں کی جماعت ترقی کر رہی ہے یا خدانخواستہ تنزل یا ایک ہی حالت پر قائم ہے؟ پچھلی دونوں صورتوں میں اُن کی ترقی کے لئے کیا تدبیر سوچی گئی ہے؟ اُن میں سے قابل نکاح بن بیاہے کسقدر ہیں۔ اُن کے نکاح کی کیا تدبیر سوچی گئی؟ لڑکے کسقدر قابل نکاح ہیں۔ لڑکیاں کسقدر قابل نکاح ہیں؟ اس سے اگلا بڑا خانہ مستغرق ہے۔ اس کے نیچے پانچ خانہ ہیں ؛

(الف) عورتوں کی حالت۔ اس میں حسب ذیل سوالات قابل جواب ہیں۔ اس جگہ کی عورتوں کی دینی حالت کیسی ہے؟ نماز روزہ کی پابند ہیں یا نہیں؟ ان کی تعلیم کے لئے کوئی بندوبست ہے یا نہیں؟ ان کو دین کے کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دیجاتی ہے یا نہیں؟ اور وہ کس قدر حصہ لیتی ہیں؟ سب احمدیوں کی بیویاں احمدی ہیں یا نہیں؟ جن کی نہیں ہیں۔ اُن کے احمدی کرنے کے لئے کوشش کی گئی ہے یا نہیں؟ اپنے بچوں کے مخلص اور کارآمد احمدی بنانے میں وہ کسقدر کوشاں ہیں؟ اگر کوئی بیوہ عورت ہے۔ اور اس کا کوئی رشتہ دار خبر گیراں نہیں۔ تو جماعت کے لوگ اسکی خبر گیری کرتے ہیں یا نہیں؟ قابل نکاح بیواؤں کی شادی کی کوشش کیجاتی ہے یا نہیں؟ اگر کی جاتی ہے۔ تو کس حد تک کامیابی ہوئی ہے؟ عورتوں کے ساتھ کوئی بُرا سلوک تو نہیں کرتے؟ شریعت کے مطابق جسقدر پردہ فرض ہے۔ اس کی پابندی ہے یا نہیں"؟

(ب) یتامیٰ۔ اس کے متعلق سوالات ذیل ہیں"۔ احمدیوں کے یتامیٰ کی نگہداشت کا کیا انتظام ہے؟ اگر ان کی کوئی جائیداد نہیں تو ان کے اخراجات کے لئے کیا انتظام ہے؟ اگر ان کی کوئی جائیداد ہے۔ وہ ضائع تو نہیں ہوتی؟ وہ آوارہ تو نہیں پھرتے؟ اگر وہ بے جائداد ہیں۔ تو ان کے اخراجات کے لئے کیا انتظام ہے؟ اُن کی تعلیم کا کیا انتظام ہے"؟

(ج) "مرکز اور مرکز کے کاموں سے تعلق"۔ اس کے متعلق یہ سوالات ہیں۔ کسقدر احمدی سالانہ جلسہ میں آئے تھے؟ جلسہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں کسقدر احمدی قادیان آئے؟ اور کتنی دفعہ آئے؟ قادیان کے کاموں میں وہاں کے لوگ کسقدر دلچسپی لیتے ہیں؟ چندہ ماہواری روپیہ میں سے اوسطاً کس نسبت کے ساتھ ادا کرتے ہیں؟ علاوہ چندہ ماہواری کے دوسری تحریکات میں کس حد تک دلچسپی لیتے ہیں؟ ان لڑکوں کی تعداد کیا ہے۔ جو مڈل اور انٹرنس میں پڑھتے ہیں۔ اور ان میں سے کسقدر قادیان ہائی سکول میں داخل ہیں؟ اور باقیوں کو قادیان بھیجنے کی کیا کوشش کی گئی ہے؟ اور اگر وہ نہیں آسکتے۔ تو اُن کے نہ آنے کی وجہ کیا ہے؟ مدرسہ احمدیہ میں اس جگہ کا کوئی طالب علم ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے؟ کوئی اخبار جاتا ہے یا نہیں؟ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے ماتحت رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے کتنے خریدار ہیں؟ اور کیا اعانت کرتے ہیں"؟

(د) "غیر مبائعین"۔ اس خانہ میں حسب ذیل سوالات ہیں"۔ اس جگہ غیر مبائعین تو نہیں؟ اگر ہیں تو کسقدر؟ ان کا جماعت پر کوئی اثر تو نہیں؟ ان کو جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کوشش کا کیا نتیجہ نکلا ہے؟"

(۵) "آئندہ نسل پر احمدیت کا اثر"۔ اس خانہ کے سوالات یہ ہیں۔ "احمدیوں کے لڑکے یا لڑکیاں احمدیت سے پورے طور پر واقف ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں۔ تو ان کے پختہ احمدی بنانے کے لئے کوشش کی گئی ہے؟ کوئی احمدی ایسا تو نہیں۔ کہ اس کی وفات پر اس کے گھر سے احمدیت مٹ جائے؟ یا جو احمدی باقی رہیں۔ وہ صرف برائے نام احمدی ہوں"۔

اس نقشہ میں نیچے ایک نوٹ صفت ستاری کے ماتحت یہ دیا گیا ہے۔ کہ "اس بات کے متعلق خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ اس نقشہ میں کسی شخص کا نام نہ لکھا جائے۔ بلکہ عام طور پر تحریر ہو۔ کہ بعض احمدیوں کی حالت اچھی ہے۔ نام لکھنا جائز نہیں"۔

یہ ہے ناظرین اس اولوالعزم خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ کی اولوالعزمی اور جماعت کی اصلاح اور اس کے حالات سے آگاہی حاصل کرنیکی تجویز۔ کیا یہ تڑپ یہ ہمت یہ تدبیر بغیر صادق اور دلی ہمدردی کے کسی دوسرے کو ہو سکتی ہے۔ کیا یہ خلیفہ واقعی فضل عمر رض نہیں؟ کیا یہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نہیں؟ فامنوا بہ ولا تفرقوا شیعاً۔

دُنیا کی خبریں

دہلی ۲۹ جنوری۔ برطانیوں کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ انھوں نے گیونشی کے بالمقابل ایک سرنگ اڑائی۔ فریقین کا توپ خانہ سرگرم کار ہے۔

فرانسیسی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ انھوں نے شاہدہ کی چوکیوں اور ان گڑھوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ جہاں غنیم نے قدم جما لئے تھے۔ اور اگرچہ غنیم نے ان پر دوبارہ مسلط ہونے کی کوشش کی۔ مگر اسے پسپا کر دیا گیا۔ دیگر مقامات میں بھی سرنگوں اور توپ خانہ کی سرگرمی جاری ہے۔

روسی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ترکوں نے ارض روم کے قریب جارحانہ پہلو اختیار کرنے کی کوشش کی۔ مگر روسیوں نے انہیں روک دیا۔ جرمن ہوائی جہاز اکثر ریگا اور ڈوینسک کے علاقہ میں پرواز کر کے بم گرا رہے ہیں۔ غنیم گلیشیا کے اندر وسطی سٹریپا کے علاقہ میں توپ خانہ سے آتشباری کر رہا ہے۔

اطالوی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطالوی توپ خانہ نے ہوائی جہازوں کی امداد سے تمام محاذ پر گولہ باری کی۔ گورپزیا میں غنیم کی جارحانہ پیشقدمی روک دی گئی ہے۔ اور اطالیوں نے ان کے مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

برطانی نقصانات:۔ لندن ۲۸ جنوری۔ مسٹر اسکوئیتھ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۹ جنوری تک برطانیہ کے مجموعی نقصانات حسب ذیل ہیں:۔

فرانس

مقتولین:۔	۸۷۲۶۸
مجروحین:۔	۲۵۹۱۰۷
مفقود الخبر:۔	۱۵۴۰۵۵

دردانیال

مقتولین:۔	۲۸۲۰۰
مجروحین:۔	۷۰۰۹۵
مفقود الخبر:۔	۱۱۲۵۴

دیگر رزمگاہیں

مقتولین:۔	۱۲۶۷۰
مجروحین:۔	۱۵۹۸۱
مفقود الخبر:۔	۲۷۵۷

پبلک مصارف میں تخفیف:۔ لندن ۲۸ جنوری۔ پبلک مصارف کی تخفیف کے متعلق جو کمیٹی قائم ہوئی تھی اس نے اپنی دوسری رپورٹ میں ارکین دیوان عام نیز سرکاری محکموں کے افسروں کی تنخواہوں میں تخفیف کرنے کی سفارش کی ہے۔

لندن ۲۸ جنوری۔ لیبر کانفرنس میں بمقام برسٹل مسٹر ہنڈرسن نے کہا کہ ۱۵۔ دسمبر سے اب تک ایک لاکھ ۱۳ ہزار ۹۸۷ مجرد اشخاص بھرتی ہوئے ہیں۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنیش پرواز کے لئے ۱۰ ہزار مزید اشخاص کی ضرورت ہے۔

ہائیکورٹ پٹنہ:۔ پٹنہ کا جدید ہائیکورٹ غالباً یکم مارچ ۱۹۱۶ء کو کام کے لئے کھل جائیگا۔

محاصل ریلوے:۔ ہندوستان کی تمام سرکاری و غیر سرکاری ریلوں کو یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے ۱۵۔ جنوری ۱۹۱۶ء تک ۱۹۱۵-۱۶ء کے اسی عرصہ کی نسبت ۱۸۴۶۲۹۴۷ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی۔

طاعونی اموات:۔ ہفتہ مختتمہ ۲۲۔ جنوری کے اندر کل ہندوستان میں مرض طاعون سے ۶۸۸۹ اموات بہ تفصیل ذیل وقوع میں آئیں۔ احاطۂ بمبئی و سندھ ۲۲۶۵۔ احاطۂ مدراس ۵۰۲۔ بنگال ۴۔ بہار و اڑیسہ ۴۶۱۔ صوبجات متحدہ ۱۱۹۸۔ پنجاب ۷۰۔ برہما ۲۴۳۔ ممالک متوسط ۹۷۱۔ ریاست میسور ۱۴۳۔ ریاست حیدر آباد ۹۳۶۔ وسط ہند ۹۶۔

فصل و موسم:۔ ہفتہ مختتمہ ۲۲۔ جنوری کی فصل و موسم کی رپورٹوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ برہما اور سرحد کے سوا جہاں خفیف ترشح ہوا۔ دیگر حصص ملک میں موسم خشک رہا۔ پنجاب اور صوبجات متحدہ میں خشک سالی کی وجہ سے فصلیں مرجھا رہی ہیں۔ پنجاب میں مویشی کی صحت عموماً اچھی ہے مگر جنوب مشرقی اور مغربی اضلاع میں چارہ کی قلت کی وجہ سے ان کی حالت کمزور ہے۔ گیہوں کا نرخ انبالہ میں ۸ سیر۔ راولپنڈی میں ۸ سیر۔ لاہور میں ۸ سیر۔ فیروز پور میں ۹ سیر اور لائلپور میں ۹ سیر فی روپیہ ہے۔ بنگال کے ضلع مانکوڑا میں خشک سالی کے حالات میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور چاول کا نرخ ۸ سیر فی روپیہ ہے۔ مدراس اور بمبئی میں استادہ فصل کی حالت عام طور پر اچھی ہے۔ احاطہ مدراس کے پانچ اضلاع میں بارش کی از حد ضرورت ہے۔

وائسرائے کا دورہ:۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے یکم فروری ۱۹۱۶ء کو دہلی سے روانہ ہو کر بانکی پور اور بنارس کا دورہ فرمائیں گے۔ اور ۵ فروری کی صبح کو دہلی واپس تشریف لے آئیں گے۔

زنانہ طبی کالج:۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ۴ فروری کو دہلی میں لیڈی ہارڈنگ کے زنانہ طبی کالج کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

مظلوم احمدی | ہمارے دوست منشی محمد امین صاحب مدرس دوکی نہایت مخلص احمدی ہیں۔ وہ بلوچستان میں ملازم ہیں۔ اور ان کا وطن ضلع پشاور میں ہے۔ جہاں سے وہ اپنی بیوی لینے آئے۔ تو گاؤں والے مزاحم ہوئے۔ اور انہیں کہا۔ کہ احمدیت سے توبہ کرو ورنہ تمہارا نکاح فسخ ہے۔ منشی صاحب نے کہا۔ توبہ ہو نہیں سکتا ہے۔ پھر وہ جہاں مدرس ہیں وہاں بھی مامون نہیں۔ پچھلے دنوں کسی نے روشندان سے شیشے توڑ کر ان کے اسباب کو نقصان پہنچانا چاہا۔ مگر وقت پر خبر ہو گئی۔ اور لوگ بھی ان سے پرخاش

کشتہ جریان

غرباء کی درخواست منظور۔ بجائے تین روپیہ کے اڑھائی روپیہ

جریان۔ درد کمر۔ کثرت احتلام اور ان تمام امراض میں یہ کشتہ از حد اکسیر ثابت ہوا ہے۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے۔ اور اس سے بہت سی بیماریاں مثلاً مالیخولیا۔ نسیان کمی خون دل کا دھڑکنا ضعف دماغ بینائی کا کم ہونا بیخوابی خوف نامردی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے۔ محض خدا کے فضل سے چوبیس روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ کے اعلان کیا جاتا ہے۔ تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے چوبیس روز کیلئے بمعہ بدرقہ ۸ عدد محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ اس دوا کو آزماؤ۔ اور فائدہ اٹھاؤ

المشتہر۔ نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی پروپرائٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)